قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 1/ فروری 2023ء | 9/ رجب 1444 ہجری قمری | 1/ تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ: 27

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا ﴿۶۴﴾

(الفرقان: 64)

ترجمہ: اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں سلام۔

فرمان خلیفۂ وقت

عاجزی و فروتنی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس (عاجزی اور فروتنی کے) بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

وہ عبادالرحمٰن جنہوں نے دنیا میں انکسار اور عدل و انصاف کے ساتھ اپنی عمر بسر کی۔ جو دن کے اوقات میں بھی احکام الٰہی کے تابع رہے اور رات کی تاریکیوں میں بھی سجدہ وقیام میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں کرتے رہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرتے ہوئے انہیں ساتویں آسمان پر جگہ عنایت فرمائے گا یعنی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہی ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 207-208) اس کی طرف رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ اِذَا تَوَاضَعَ الۡعَبۡدُ رَفَعَہُ اللّٰہُ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ (کنزالعمال جلد 2 صفحہ 52) کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان میں جگہ دیتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں نے خدا کے لئے ہَوۡن اور تَذَلُّل اختیار کیا ہوگا اس لئے خدا تعالیٰ بھی انہیں سب سے اونچا مقام رفعت عطا فرمائے گا اور انہیں منازل قرب میں سے سب سے اونچی منزل عطا کی جائے گی۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 597)

(خطبہ جمعہ 12/ جنوری 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- مینار وہ جرأت کے، تھی روح اُن میں بلالی (منظوم)
- احکام خداوندی
- ڈوری میں احمدیت کا آغاز
- سانحہ مہدی آباد کے منفرد پہلو
- جماعت برکینا فاسو کی خلافت سے اخلاص و وفاکی داستانیں
- روشنی کے مینار مہدی آباد کے شہید
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ڈوری 2004ء
- بلالی روح رکھنے والی جماعت احمدیہ برکینا فاسو
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- برکینا فاسو کے احمدی شہداء کے نام

فرمانِ رسولؐ

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے لئے اس طرح تواضع اختیار کی۔ یہ فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو زمین کے ساتھ لگا دیا۔ اس کو میں اس طرح بلند کروں گا اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف اونچا کرنا شروع کیا اور بہت بلند کر دیا یعنی جو عاجزی اختیار کرے اور زمین کے ساتھ لگ جائے اس کو خدا تعالیٰ خود بلند کرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ جلد 1 صفحہ 44 مطبوعہ بیروت)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

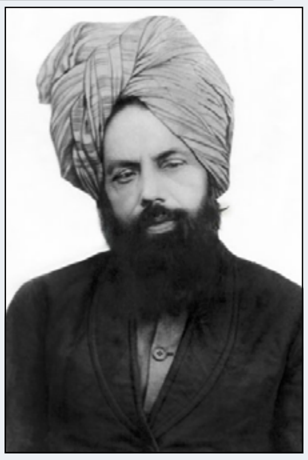

- مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ۔ تو یہ ہے وہ نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہوسکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 447-448)

- بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آئے تھے۔ لیکن کیا اُن کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا۔ جب اس کی حالت بدل گئی۔ ... ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور اسے اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے۔ خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں۔ وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اُسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور افضل الانبیاء ہیں۔ انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہؓ تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں۔ قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے۔ وہاں تو اعمال کام آئیں گے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شئے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سیّد ہوں۔ حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی۔ ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہتا ہی نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (الزلزال: 9) کوئی بُرا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اس کی پاداش اس کو ملے گی۔ یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 188-189 ایڈیشن 1984ء)

دربارِ خلافت

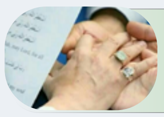

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعداد کی کثرت معیار میں کمی کر دیتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول کے ایک استاد جو بھوپال کے رہنے والے تھے، کہتے ہیں کہ: انہوں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ بھوپال کے باہر (بھوپال ہندوستان کا ایک شہر ہے) ایک پُل ہے، وہاں ایک کوڑھی پڑا ہوا ہے جو کوڑھی ہونے کے علاوہ آنکھوں سے اندھا ہے، ناک اُس کا کٹا ہوا ہے، انگلیاں اُس کی جھڑ چکی ہیں اور تمام جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہے۔ مکھیاں اُس پر بھنبھنا رہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اُسے دیکھ کر مجھے سخت کراہت آئی اور میں نے پوچھا کہ بابا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میں خدا ہوں۔ یہ جواب سن کر مجھ پر سخت دہشت طاری ہوگئی اور میں نے کہا کہ تم خدا ہو؟ آج تک تو تمام انبیاء دنیا میں یہی کہتے چلے آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور اُس سے بڑھ کر اور کوئی حسین نہیں۔ ہم جو اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت کرتے ہیں تو کیا اسی شکل پر؟ اُس نے کہا انبیاء جو کہتے آئے وہ ٹھیک اور درست کہتے ہیں۔ میں اصل خدا نہیں ہوں۔ میں بھوپال کے لوگوں کا خدا ہوں۔ یعنی بھوپال کے لوگوں کی نظروں میں مَیں ایسا ہی سمجھا جاتا ہوں۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں خدا تعالیٰ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 455-456 خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

پس خدا تعالیٰ تو نہیں مرتا مگر جب کوئی انسان اُسے بھلا دیتا ہے تو اُس کے لحاظ سے وہ مر جاتا ہے۔ یہاں نوجوانوں کو یہ بھی سمجھا دوں کہ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بس لوگ ایسے ہو گئے تو خدا نے یہ شکل اختیار کر لی اور معاملہ ختم۔ اصل میں تو یہ شکل اُن لوگوں کی اپنی ہے جنہوں نے خدا کو چھوڑا۔ جس طرح آئینہ میں اپنی تصویر نظر آتی ہے۔ اصل چیز یہی ہے اپنی شکل نظر آ رہی ہوتی ہے۔ یہ شکل جو اُس نے خواب میں دیکھی، وہ اُن لوگوں کا آئینہ تھا۔ وہ روحانی لحاظ سے کوڑھی ہو گئے اور ایسے لوگ پھر اپنے انجام کو بھی پہنچتے ہیں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ خدا نے مر کر اُن سے کنارہ کشی نہیں کر لی۔ اللہ تعالیٰ کو ایسا سمجھنے والوں کو خدا تعالیٰ بعض دفعہ اس دنیا میں بھی سزا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک طرف ہو کے بیٹھ نہیں جاتا بلکہ اس دنیا میں بھی ایسے لوگوں کو سزا دیتا ہے۔ بلکہ متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا انجام یہی بتایا ہے کہ وہ جہنم میں جانے والے ہیں جو خدا کو بھول جائیں۔ پس اس مثال سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ خدا کو چھوڑ دیا یا بے طاقت تصور کر لیا تو بات ختم ہوگئی، کچھ نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ بدلہ لینے والا بھی ہے، سزا دینے والا بھی ہے اور اُس کا غضب جب بھڑکتا ہے تو پھر کوئی بھی اُس کے غضب کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ پس اس لحاظ سے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ خدا کو بھول گئے اور قصہ ختم ہو گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ: عجیب بات ہے کہ ہمارے علماء حضرت عیسیٰ کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کو زندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ روح پیدا نہیں کرتے جس سے اللہ تعالیٰ کا فہم اور ادراک پیدا ہو۔ ہماری اصل کوشش خدا تعالیٰ کو زندہ کرنے کی اور اُس سے زیادہ تعلق پیدا کرنے کی ہونی چاہئے۔ اگر خدا سے ہمارا زندہ تعلق ہے تو چاہے عیسیٰ کو زندہ سمجھنے والے جتنا بھی شور مچاتے رہیں، ہمارے ایمانوں میں کبھی بگاڑ پیدا نہیں ہو گا کیونکہ خدا ہر قدم پر ہمیں سنبھالنے والا ہو گا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 456 خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

پس بیشک وفاتِ مسیح، ختمِ نبوت یا جو دوسرے مسائل ہیں جن کا اعتقاد سے تعلق ہے اُن کا علم ہونا تو بہت ضروری ہے اور ان پر دلیل کے ساتھ قائم رہنا بھی ضروری ہے، بغیر دلیل کے نہیں، لیکن عملی اصلاح کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہو گا اور اس کے لئے وہ ذرائع اپنانے ہوں گے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائے۔ ہمیں اپنے قول و فعل کے تضاد کو ختم کرنا ہو گا۔ جو ہم دوسروں کو کہیں اُس کے بارے میں اپنے بھی جائزے لیں کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے جو جامعات ہیں جہاں مبلغین اور مربیان تیار ہوتے ہیں، ان میں نوجوان مربی اور مبلغ بننے کے لئے بہت سارے بچے داخل ہو رہے ہیں اور خاص طور پر پاکستان میں بڑی تعداد میں بچے جامعہ میں آتے ہیں۔ ان میں بہت کثرت سے واقفینِ نو بھی ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعداد کی کثرت معیار میں کمی کر دیتی ہے اور بعض دفعہ یہ مثالیں بھی سامنے آتی ہیں کہ روحانی معیار کے حصول میں کوشش نہ کرنے، بلکہ بعض غلط عادتوں کی وجہ سے اور صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے کہ مربی اور مبلغ کا کیا تقدس ہونا چاہئے جب ایسے لڑکے بعض حرکتیں کرتے ہیں تو پھر اُن کو جامعات سے فارغ بھی کیا جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 31/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مینار وہ جرأت کے، تھی روح اُن میں بلالی

اک سانحہ، بُرکینا کی دھرتی پہ ہوا ہے
دِل آج تلک غم میں گرفتارِ بلا ہے

انساں میں نہیں باقی کچھ خوف خدا کا
وحشت میں شیطان سے کچھ اور سوا ہے

مسجد میں وہ آئے تھے عبادت کی غرض سے
کس جرم کی پاداش میں یہ اُن کو سزا ہے

مینار وہ جرأت کے، تھی روح اُن میں بلالی
گھبرائے نہیں موت سے حق رہ کو چُنا ہے

دیکھے گا زمانہ یہ زمیں پھولے پھلے گی
احمد کے غلاموں کا خوں جس پہ گرا ہے

بد بختی تمہاری ہے، بلاتے ہو غضب کو
اللہ سے ڈرو تُم! کہ وہ سب دیکھ رہا ہے

اللہ نگہباں ہو شہیدوں کے گھروں کا
ہر ایک دعا اُن کے لئے مانگ رہا ہے

زندہ ہیں ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گے
لکھا ہے قرآں میں خدا نے یہ کہا ہے

طاہرہ زرتشت نازؔ۔ امریکہ

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 70

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

منافقت (حصہ دوم)

منافقوں کے اعتراضات اور ایذاء دہی کی پرواہ نہ کرنے کا حکم

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۴۲﴾

(المائدہ: 42)

اے رسول! تجھے وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں تیزی سے بڑھ رہے ہیں، یعنی وہ جو اپنے مونہوں سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے تھے، نیز وہ لوگ بھی جو یہودی ہوئے۔ یہ جھوٹ کو بڑے انہماک سے سننے والے ہیں (اور) ایک دوسری قوم کی باتوں کو بھی جو تیرے پاس نہیں آئے بڑی توجہ سے سنتے ہیں۔ وہ کلمات کو ان کی مناسب جگہوں پر رکھے جانے کے بعد تبدیل کر دیتے ہیں۔ وہ (اپنے ساتھیوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ دیا جائے تو قبول کر لو اور اگر تمہیں یہ نہ دیا جائے تو بچ کر رہو اور جس کو اللہ فتنے میں ڈالنا چاہے تو اُس کے لئے اللہ سے (بچانے کا) کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اُن کے دلوں کو پاک کرے۔ ان کے لئے دنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

منافقین کے ساتھ دوستی کی ممانعت اور ان سے سلوک

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۹۰﴾ۙ

(النساء: 89- 90)

پس تمہیں کیا ہوا ہے کہ منافقوں کے بارہ میں دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہو، حالانکہ اللہ نے اس کی وجہ سے جو انہوں نے کسب کئے انہیں اوندھا کر دیا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اُسے ہدایت دو جسے اللہ نے گمراہ قرار دے دیا ہے اور جسے اللہ گمراہ قرار دے تو اس کے لئے تو ہرگز کوئی راہ نہ پائے گا۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی اُسی طرح کفر کرو جس طرح انہوں نے کفر کیا۔ نتیجۃً تم ایک ہی جیسے ہو جاؤ۔ پس ان میں سے کوئی دوست نہ بنایا کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کریں۔ پس اگر وہ پیٹھ دکھا جائیں تو اُن کو پکڑو اور ان کو قتل کرو جہاں کہیں بھی تم ان کو پاؤ اور ان میں سے کسی کو دوست یا مددگار نہ بناؤ۔

(نوٹ: اس آیت کو اگر اگلی دو آیات 91-92 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو منافقین کے بارے درج ذیل احکام ملتے ہیں۔)

1. جسے اللہ نے ہلاک کر دیا ہو اسے تم راہِ ہدیٰ پر لے آؤ گے۔
2. تم ان (ایسے منافق جو کفار کے ملک میں رہتے تھے اور کفار کی مدد کرتے تھے۔ حاشیہ) میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ جہاں تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کر لیں۔
3. اگر وہ پھر جائیں (یعنی رسول کی اطاعت کے متعلق ہمارے حکم کو نہ مانیں۔ حاشیہ) تو تم انہیں پکڑو اور جہاں انہیں پاؤ انہیں قتل کر دو۔
4. ان میں سے کسی کو دوست یا مددگار نہ بناؤ۔
5. ایسے لوگ (منافق۔ حاشیہ) جو تم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی وہ جب تک تم سے کنارہ کش نہ ہو جائیں اور تمہاری طرف صلح کی طرح نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھوں کو روک نہ لیں تو تم انہیں پکڑو اور جہاں کہیں انہیں پاؤ انہیں قتل کرو۔ (آیت: 92)

منافقین کو نور حاصل کرنے کے مطالبہ پر اپنے اعمال درست کرنے کی ہدایت

یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا

(الحدید: 14)

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں، ان سے جو ایمان لائے تھے، کہیں گے کہ ہم پر بھی نظر ڈالو ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فیض پا لیں۔ کہا جائے گا اپنے پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ پس کوئی نور تلاش کرو۔

منافقین کی طرح افواہیں پھیلانے کی بجائے صاحب امر کے پاس معاملہ لانے کی تعلیم

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۴﴾

(النساء: 84)

اور جب بھی ان کے پاس کوئی امن یا خوف کی بات آئے تو وہ اُسے مشتہر کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے (پھیلانے کی بجائے) رسول کی طرف یا اپنے میں سے کسی صاحب امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو اُس سے استنباط کرتے وہ ضرور اُس (کی حقیقت) کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو تم چند ایک کے سوا ضرور شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

منافقین کو رسول کے خلاف خفیہ مشورہ کرنے کی ممانعت

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ

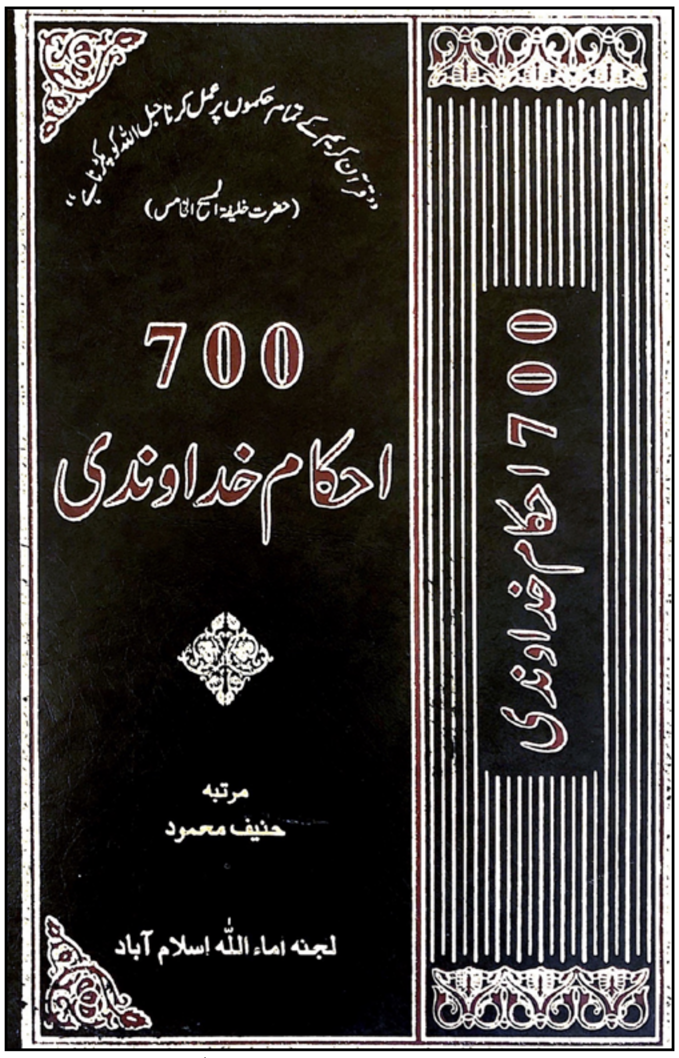

وَیَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَیَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۹﴾

(المجادلہ: 9)

کیا تُو نے اُن کی طرف نظر نہیں دوڑائی جنہیں خفیہ مشوروں سے منع کیا گیا مگر وہ پھر وہی کچھ کرنے لگے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا؟ اور وہ گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق باہم خفیہ مشورے کرتے ہیں اور جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو وہ اس طریق پر تجھ سے خیرسگالی کا اظہار کرتے ہیں جس طریق پر اللہ نے تجھ پر سلام نہیں بھیجا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس پر عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں، ان (سے نپٹنے) کو جہنّم کافی ہو گی۔ وہ اس میں داخل ہوں گے۔ پس کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

منافقین کے لئے آخری عذاب

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ﴿۱۳۹﴾

(النساء: 139)

منافقوں کو بشارت دے دے کہ ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 504-506)

دعا کا تحفہ

موت کی غشی میں مدد کے لئے دُعا

حضرت عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا بیان کرتی تھیں:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! موت کی بے ہوشیوں اور موت کی مدہوشیوں میں میری مدد فرما۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 125)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ابوسعود۔ برکینا فاسو

ڈوری میں احمدیت کا آغاز

برکینافاسو کے شمال میں صحرائے اعظم شروع ہوتا ہے اس علاقے کو ساحل بھی کہتے ہیں اور پرانے زمانے کی ریاست لپٹاکو گورماں (Liptako Gourma) کا یہ حصہ تھا اس علاقے میں زیادہ تر فولانی قبائل آباد ہیں۔ اسی طرح ٹمبکٹو سے ہجرت کر کے تماشق بھی یہاں آباد ہوئے۔ یہاں نوے فیصد سے زائد آبادی مسلمان ہے۔

برکینافاسو میں احمدیت کے آغاز سے ہی اس علاقہ میں جماعتی تبلیغی دورے شروع ہوئے۔نوے کی دہائی میں مکرم طارق محمود صاحب مبلغ سلسلہ برکینا فاسو ان علاقوں کے دورے کرتے رہے۔ 1998ء میں یہاں کرائے کے ایک مکان میں باقاعدہ احمدیہ مشن کا آغاز ہوا اور مکرم ناصر سدھو صاحب کی تقرری یہاں ہوئی جبکہ بطور لوکل مبلغ زالے طاہر صاحب ان کے ساتھ تھے۔مکرم ناصرسدھوصاحب نے بڑی جانفشانی سے کام کا آغاز کیا اور جلد ہی اس کے پھل ملنا شروع ہو گئے جس کے ساتھ شدید مخالفت بھی شروع ہوگئی۔مربی صاحب نے ڈوری سے باہر قریہ قریہ جا کر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔اسی مہم کے دوران ہمارے مبلغین کی ملاقات 1999ء میں گل گونتو (Goulgountou) کے لوگوں سے فلاگنتو (Fala Gountou) کی مقامی مارکیٹ میں ہوگئی۔ان کو وفات مسیح اور آمد امام مہدی کا پیغام پہنچایا گیا۔ان کے بڑے امام ابراہیم بی دیگا صاحب سے بھی تعارف ہوا جو جلد ہی سچائی کو پہچان گئے اور اپنے لوگوں کے ساتھ احمدیت قبول کر لی۔چونکہ امام ابراہیم صاحب عربی زبان کے ماہر تھے اور اس علاقہ میں عربی بولنے والے بکثرت تھے چنانچہ سال 2000ء میں مکرم لوکل مبلغ ابوبکر سانغو صاحب جو مصر سے پڑھ کے آئے تھے اور ان کی عربی زبان بہت اچھی تھی کو ناصرسدھوصاحب کے مددگار کے طور پر بھجوا دیا گیا۔پھر ان دونوں نے الحاج ابراہیم کے ساتھ مل کر اس علاقے کے چپے چپے پر پیغام حق پہنچایا اور بڑی کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔چونکہ اس علاقے میں وہابیوں کا زیادہ اثر رسوخ ہے اس لئے کھلی مخالفت کا سامنا ہونا ضروری تھا۔بکثرت بڑے بڑے مناظرے ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے احمدیت کو واضح فتح ہوتی رہی اور مخالفین شکست فاش سے دوچار ہوتے رہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو مخلص تھے اور اپنے ایمان میں سچے تھے وہ سینہ سپر ہو گئے اور جو کمزور اور مخالفین سے خوفزدہ تھے وہ پیچھے ہٹ گئے۔

چونکہ یہ ایک بہت بڑا تبلیغی میدان تھا جس میں مکرم ناصرسدھوصاحب کی درخواست پر نیشنل ہیڈ کوارٹرز سے تبلیغی ٹیمیں بھی بنا کر بھجوائی جاتی تھیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو بھی ان مبلغین اور داعیان الی اللہ کے ساتھ بہت مسلسل لمبے لمبے دورے کرنے کی توفیق ملی۔

ان دنوں میں ہمارے مبلغ مکرم ناصر سدھو صاحب نے اپنا حلیہ بھی تماشق لوگوں کی طرح کا بنالیا تھا اسی طرح بڑی پگڑی باندھتے تھے اور ہر وقت تبلیغی مہمات پر رہتے۔

ان کی تبلیغی مہمات میں مارسیلا (Marsela) کے علاقے کے سب سے بڑے امام الحاج محمود پنبالی نے بیعت کر لی اور اس کے ساتھ دو سو گاؤں بھی احمدیت میں شامل ہوگئے۔ابتداء میں انہوں نے اخلاص دکھایا لیکن جب کہا گیا کہ ہر شخص نے انفرادی طور پر بیعت کرنی ہے اور نظام جماعت کے مطابق چندہ دینا ہے تو امام محمود پنبالی صاحب اختلاف کرنے لگے۔وہ بہت ہی متشدد اور کٹر وہابی تھا اپنی دانست میں شریعت کا نفاذ کرتا، لوگوں کو کوڑے لگواتا اور اور دیگر سزاؤں کا اطلاق کرتا۔اس کے دیگر مسلمان فرقوں سے شدید اختلافات اور لڑائی جھگڑے تھے۔بعد ازاں یہ شخص قتل کے مقدمہ میں گرفتار ہوگیا اور جیل میں ہی مرا۔لیکن اس نے اپنے زہریلا پراپیگنڈا سے ان تمام لوگوں کو جماعت سے متنفر کر دیا جو اس کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ایک تاثر یہ بھی ہے کہ اس علاقے میں پر تشدد کارروائیاں کرنے والے افراد کی سوچ اسی شخص کی عکاس ہے اور عملاً اس کے پیروکار اس کی متعین کردہ راہوں پر چل کر لوگوں کی زندگی اجیرن بنانے میں مصروف ہیں۔

اسی طرح مارسیلا (Marsela) اور ڈوری کے درمیان بہت بڑی پانی کی گزرگاہ تھی۔بارشوں کے موسم میں اس علاقہ میں آمد ورفت بند ہو جاتی تھی۔ہم اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ان کو سنبھال نہ سکے۔اسی طرح فلاگنتو جو بڑا قصبہ ہے کے چیف اور بڑے امام نے بھی بیعت کر لی تھی لیکن بعد میں وہابیوں کے دباؤ کی وجہ سے قائم نہ رہ سکے۔مکرم ناصرسدھوصاحب نے ایک وقت میں چھ سو سے زائد گاؤں کی فہرست بنائی تھی جہاں بیعتیں ہوئیں تھیں لیکن بعد میں وہ لوگ مختلف وجوہات کی بنا پر قائم نہ رہ سکے۔

مہدی آباد کے مخلصین کی جماعت بھی انہی میں سے ایک ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے نو (9) انصار کو شہادت کے مرتبہ کے لئے چن لیا۔ان لوگوں نے مضبوطی ایمان، شجاعت و استقامت کا وہ نمونہ دکھایا جو اپنی مثال آپ ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

مہدی آباد جماعت کا تعارف

مہدی آباد جماعت، ڈوری شہر سے 45 کلومیٹرز کے فاصلے پر نائیجر کی طرف واقع ہے۔ڈوری کے علاقے میں اکا دکا احمدی پہلے بھی تھے تاہم 1998ء کے آخر پر یہاں باقاعدہ مشن شروع کیا گیا تو جماعت نے تیزی سے ترقی کی۔1999ء میں ایک گاؤں تیکنیوانے (Ticknevwane) کی بھاری اکثریت احمدی ہوگئی اور ایک مخلص جماعت اس جگہ قائم ہوگئی۔اس گاؤں کے امام الحاج ابراہیم بی دیگا صاحب (Boureima Bidiga) احمدیت قبول کرنے سے پہلے اس علاقے کے سب سے بڑے وہابی امام تھے۔آپ نے بہت تحقیق کے بعد بیعت کی تھی۔بیعت کرنے کے بعد ایک بہت پرجوش داعی، اک نڈر مبلغ اور جری سپاہی کے طور پر سامنے آئے۔

اس گاؤں کے تمام لوگ تماشق قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور تماشق زبان بولتے ہیں۔تماشق لوگوں میں احمدی ہونے والے زیادہ نہیں ہیں

مسجد بیت الطاہر ڈوری

ریڈیو اسلامک احمدیہ۔ ڈوری

تاہم برکینا فاسو میں مہدی آباد کے تماشق باشندے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے میں سبقت لے گئے ہیں اور اب اتنی بڑی قربانی دے کر بہت بلندی پر فائز ہو چکے ہیں۔

پہلے یہ گاؤں، ایسا کان (ESAKAN) گاؤں کے ساتھ واقع تھا۔2004ء میں اس علاقے میں سونے کے بہت بڑے ذخائر دریافت ہوئے تو مائننگ کمپنی نے اس گاؤں کی آبادی کو قریب ہی ایک نئی جگہ پر گاؤں آباد کرنے کے لئے مکانات بنا دیئے اور ان لوگوں کو وہاں منتقل کر دیا گیا۔ان منتقل ہونے والے افراد میں بھاری اکثریت احمدیوں کی تھی۔صرف چند ایک گھرانے دوسرے تھے۔عملاً یہ نیا گاؤں احمدیوں کا ہی تھا۔امام ابراہیم بی دیگا صاحب نے تجویز دی کہ اب ہم نے اس نئے گاؤں کا پرانا نام ہرگز نہیں رکھنا بلکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر نیا نام رکھیں گے۔چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ''مہدی آباد'' عطا فرمایا۔سال 2008ء میں یہاں پہلا ماڈل ولیج بنایا گیا۔یہ IAAAE کا برکینا فاسو اور دنیا بھر میں پہلا ماڈل ولیج پراجیکٹ تھا۔اس پراجیکٹ کے تحت گاؤں میں بجلی، پانی اور رسلائی اسکول وغیرہ کی سہولیات دی گئیں۔

مکرم رانا فاروق احمد صاحب سابق مبلغ سلسلہ ڈوری ریجن لکھتے ہیں:

خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈوری ریجن میں تقریباً اڑھائی سال تک خدمت کی توفیق ملی۔اس دوران میں مہدی آباد میں کئی بار دورہ کرنے کا موقع ملا۔خاکسار جب بھی اس جماعت کے دورہ پر گیا ان کے اخلاص و محبت کو دیکھ کر ہمیشہ ان پر رشک آتا۔جب بھی ان سے ملاقات ہوتی مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ملتے۔امام صاحب اور دیگر احباب جماعت اپنی بساط سے بڑھ کر مبلغین کی خدمت کرتے۔جو کچھ بھی گھر میں موجود ہوتا مہمان کو پیش کر دیتے۔ہمیشہ بہت خوش ہوتے کہ انہیں خلیفہ وقت کے نمائندہ کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔امام ابراہیم صاحب کو حضور انور سے بہت محبت تھی یہی وجہ ہے کہ اس جماعت کے دیگر احباب

میں بھی خلافت احمدیہ سے محبت بہت نمایاں تھی۔ کئی دفعہ ایسا دیکھا گیا کہ الحاج ابراہیم بی دیگا صاحب ایم ٹی اے پر حضور انور کی بچوں کے ساتھ کلاس دیکھ رہے ہوتے،ان کو اردو زبان سے بالکل واقفیت نہیں تھی لیکن پھر بھی بہت انہماک سے دیکھتے تھے جیسے ان کو سب سمجھ آرہا ہو۔ آپ معلم یا مربی نہیں تھے۔ لیکن جماعت کی خدمت کے لئے ہروقت تیار رہتے تھے۔ خاکسار کے ساتھ اکثر دورہ پر جاتے اور خود بھی جماعتوں کے دورہ پر نکل جاتے۔ جب بھی انہیں کسی جماعت کے دورہ پر بھجوایا جاتا ہمیشہ جانے کے لئے تیار رہتے تھے۔

رانا فاروق احمد صاحب سابق مبلغ سلسلہ ڈوری ریجن مزید بیان کرتے ہیں:

برکینا فاسو میں رمضان المبارک اور عیدین کا اعلان سرکاری سطح پر ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ بھی حکومت کے اعلانات کے مطابق عمل کرتی ہے۔ایک دفعہ برکینا فاسو میں عید الفطر کا اعلان رات بہت دیر کو ہوا۔ خاکسار نے باقی جماعتوں کی طرح ڈوری بھی اطلاع بھجوائی کہ صبح عید ہوگی۔ جب ڈوری کے مبلغ مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے مہدی آباد اطلاع کی تو ان کے رویہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے سابقہ وہابی عقائد کے زیر اثر اس فیصلہ سے متفق نہیں ہیں کہ آدھی رات کو کون سا چاند دیکھا جا سکتا ہے۔ چاند کے لیے رویت نظری ضروری ہے۔ رات گیارہ بجے کون سا چاند نکل آیا ہے۔

ہمارے مبلغ صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کو محسوس ہوا کہ ان کے لئے ماننا مشکل ہو رہا ہے اس لئے اگلے دن صبح عید پڑھنے کے لئے میں اپنی فیملی کے ساتھ ان کے گاؤں چلا گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ سب نے روزے رکھے ہوئے ہیں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ اولی الامر کی اطاعت کرتی ہے۔حکومت کی طرف سے اعلان ہوگیا ہے اور ہمیں امیر صاحب کی طرف عید منانے کا پیغام مل گیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اطاعت نہ کریں۔ اس پر امام ابراہیم صاحب نے فوری گاؤں والوں کو اکٹھا کیا اور روزے کھلوا کر نماز عید ادا کی گئی۔

لوکل مبلغ یاتارا سلیمان صاحب(Yattara Souleman) بیان کرتے ہیں:

یکم جنوری 2023ء کو یعنی اس سال کے پہلے دن مہدی آباد میں باجماعت نماز تہجد پڑھانے کے لئے میری ڈیوٹی لگی تھی۔ میں گروم گروم شہر سے مہدی آباد 31/ دسمبر کی شام تک پہنچ گیا تھا۔ صبح جب نماز تہجد پڑھانے کے لئے میں مسجد پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پہنچنے سے پہلے ہی مہدی آباد کے تمام انصار مسجد میں پہنچے ہوئے تھے۔شہید ہونے والوں میں اکثر پہلی صف میں موجود نماز کا انتظار کر رہے تھے۔مہدی آباد جماعت کے لوگ نمازوں کے پابند ہیں۔

ڈوری مشن ہاؤس

ڈوری شہر میں داخل ہوتے ہی مین سڑک پر پندرہ ایکڑ رقبہ جماعت کی ملکیتی جائیداد ہے۔ اس میں مسجد بیت الطاہر واقع ہے جس کا خرچ مکرم ناصر سدھو صاحب امیر جماعت سینیگال کی فیملی کی طرف سے ادا کیا گیا تھا۔ اسی زمین پر احمدیہ پرائمری اسکول واقع ہے جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ 2004ء کے دوران میں رکھا تھا۔ اس کے ساتھ یہاں مرکزی مبلغ کی رہائش گاہ، معلم ہاؤس، احمدیہ ریڈیو اسٹیشن، لائبریری اور گیسٹ ہاؤس موجود ہیں۔

ڈوری میں خدمت کی توفیق پانے والے مرکزی مبلغین کرام

نمبر شمار	نام مبلغ سلسلہ	عرصہ خدمت
1	مکرم طارق محمود صاحب	نوے کی دہائی میں ڈوری کے دورے کئے
2	مکرم ناصر احمد سدھو صاحب	1998ء تا 2005ء
3	مکرم رانا فاروق احمد صاحب	دسمبر 2005ء سے جون 2008ء
4	مکرم عطاء الحبیب صاحب	2008ء تا 2009ء ڈوری۔ گورم گورم
5	مکرم ناصر احمد سدھو صاحب	2009ء تا 2011ء
6	مکرم مسرور احمد چانڈیو صاحب	2011ء تا 2013ء
7	مکرم اکبر احمد طاہر صاحب	2013ء تا 2016ء
8	مکرم مبارک احمد منیر صاحب	2016ء تا 2019ء
9	مکرم شاکر مسلم صاحب	فروری 2020ء تا اگست 2021ء
10	مکرم لقمان فردوس بٹر صاحب	اگست 2021ء تا مارچ 2022ء

سنگ بنیاد احمدیہ پرائمری اسکول ڈوری کے موقع پر دعا کرواتے ہوئے

احمدیہ پرائمری اسکول ڈوری

ابوالکلیم۔ برکینا فاسو

سانحہ مہدی آباد کے منفرد پہلو

مہدی آباد، برکینا فاسو میں نو انصار کی شہادت کا واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ اس سانحہ کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے اپنی مثال آپ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

’’برکینا فاسو میں جو عشق و وفا اور اخلاص اور ایمان اور یقین سے پُر افراد جماعت نے جو نمونہ مجموعی طور پر دکھایا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ اپنی مثال آپ ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20/ جنوری 2023ء)

سانحہ مہدی آباد پر غور کیا جائے تو کئی لحاظ سے یہ منفرد واقعہ ہے جن میں سے بعض پہلو درج ذیل ہیں:

1. افریقہ میں اس قدر اجتماعی شہادتوں کا پہلا واقعہ ہے۔ برکینا فاسو میں ایسی شہادتوں کا پہلا واقعہ ہے۔
2. تماشق (Tamasheq) قبیلہ میں احمدیوں کی شہادتوں کا پہلا واقعہ ہے۔ اس قبیلہ کے لوگ کسی اور جگہ اتنی تعداد میں احمدی نہیں ہوئے جتنے برکینا فاسو میں ہوئے۔
3. حضرت امام مہدیؑ پر ایمان لانے کی بنا پر شہید کیا گیا اور مقام شہادت بھی مہدی آباد تھا۔
4. ’’فرداً فرداً یہی مطالبہ کیا گیا کہ امام مہدی کا انکار کر دیں اور احمدیت چھوڑ دیں تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا اور زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20/ جنوری 2023ء)

5. ڈیڑھ گھنٹہ تک دہشت گرد مسجد میں رہے اور اس دوران سوال و جواب اور عقائد پر بحث ہوتی رہی۔ اگر کوئی مسجد سے نکل کر جانا چاہتا تو جا سکتا تھا۔ لیکن کوئی احمدی مسجد سے نکل کر نہیں گیا۔ حالانکہ مسجد میں بچے بھی موجود تھے اور خواتین بھی۔
6. نماز عشاء کا وقت تھا جب دہشت گرد مسجد میں آئے۔ احمدیوں نے نماز عشاء کی ادائیگی کا وقت مانگا۔ عام طور پر بڑے سے بڑے دشمن سے بھی شہادت سے قبل جب دو نفل ادا کرنے یا نماز کے لئے وقت مانگا گیا تو وقت دیا گیا لیکن اس سانحہ میں مسجد میں موجود ہوتے ہوئے نماز عشاء کی ادائیگی کے لئے وقت مانگا گیا لیکن نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔
7. اس واقعہ میں دو جڑواں بھائیوں کی شہادت ہوئی ہے۔ جڑواں بھائیوں کے نام حسن اور حسین ہیں۔
8. تمام شہداء انصار اللہ کی عمر کے تھے۔ ایسا واقعہ جس میں اتنی تعداد میں صرف انصار شہید ہوئے جماعت کی تاریخ میں منفرد ہے۔
9. شہادتوں کے وقت مہدی آباد میں کوئی مربی، معلم یا مرکز کا نمائندہ موجود نہیں تھا جس سے کہا جا سکے کہ اس نے ان لوگوں کو ایمان پر قائم رہنے کی ترغیب دی ہو۔ یہ سو فیصد مقامی لوگوں کا اپنا فیصلہ تھا کہ جانیں قربان کر دیں گے لیکن ایمان کی کمزوری نہیں دکھائیں گے۔

نعیم احمد باجوہ۔ برکینا فاسو

جماعت برکینا فاسو کی خلافت سے اخلاص و وفا کی داستانیں

بزبان مبارک خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

’’نظام خلافت‘‘ جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس آسمانی نظام سے عشق و وفا کی داستانیں بھی عجیب ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں خلافت کے عشاق نے اخلاص و وفا کی نئی تاریخ قم کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا شعر ہے:

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اس کی دولت، اخلاص اس کا سرمایا ہے

(کلام طاہر ایڈیشن 2004ء صفحہ 56)

آج دنیا کے کونے کونے میں یہ سچے اور مخلص دل صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے گواہ بن کر خلافت احمدیہ کے گرد ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ برکینا فاسو کے دور دراز صحرائی ملک میں بھی ان ایمان والوں کی لہلاتی فصل صحرا میں لالہ زار کا سماں پیدا کئے ہوئے ہے۔ اس ملک کی اور اس میں بسنے والے خلافت کے پروانوں کی خوش بختی ہے کہ تاجدار خلافت کی زبان مبارک سے عشق و وفا کی ان داستانوں کی ذکر ہو کر رہتی دنیا تک محفوظ ہوگیا۔خلافت رابعہ کے دور میں قائم ہونے والی اس جماعت نے صرف دو ہی دور خلافت دیکھے ہیں۔ یہ اس جماعت کی خوش بختی ہے کہ دونوں ادوار میں خلیفۂ وقت کی زبان مبارک سے اس جماعت اور یہاں کے مخلصین کا تذکرہ متعدد بار بار ہو چکا ہے۔ بلکہ برکینا فاسو کے خدام خلافت کی داستانِ عشق بطور مثال دوسروں کے لئے مشعل راہ بن گئی ہے۔ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ برکینافاسو کے عشاق خلافت کے سر کا تاج ہیں:

’’یہ لوگ اخلاص و وفا اور محبت میں ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔‘‘

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مئی 2020ء میں یوم خلافت کے حوالے سے خطبہ ارشاد فرما کر دنیا بھر کے احمدیوں کے سامنے خلافت سے عشق و وفا کی کچھ داستانوں کا تذکرہ پیش فرمایا۔ برکینا فاسو کی خوش قسمتی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں کی مثالوں کو ایک بار پھر دہرا کر تازہ کر دیا۔ بارہ سال پہلے کے واقعات پھر دنیا کے سامنے آگئے۔ ان شاء اللہ جب تک احمدیت قائم ہے یہ روشن مثالیں مینارہ روشنی بنی رہیں گی۔

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍ مئی 2020ء میں اپنے تاریخی سفر گھانا 2008ء کا ذکر فرمایا۔ اس سفر کے روح پرور و ایمان افروز نظاروں اور عشق و وفا کی داستانوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’خلافت سے اخلاص کا تعلق اور جو محبت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے کبھی خلیفۂ وقت کو دیکھا بھی نہیں براہ راست جب دیکھا تو ایسا اظہار کیا کہ حیرت ہوتی تھی۔ واپسی کے وقت دعا میں بعض خواتین اور لوگ اتنے جذباتی تھے اور اس طرح تڑپ رہے تھے کہ حیرت ہوتی تھی اور یہ محبت صرف خدا تعالیٰ ہی پیدا کرسکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہی ہوسکتی ہے۔

مولوی کہتے ہیں کہ ہم نے افریقہ کے فلاں ملک میں جماعت کے مشن بند کروا دیئے اور فلاں میں ہمارے سے وعدے ہو چکے ہیں کہ مشن بند ہو جائیں گے اور یہ کر دیا اور وہ کر دیا۔ بڑی بڑیں مارتے رہتے ہیں لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ یہ اخلاص و وفا جو وہاں کے لوگ دکھاتے ہیں اور یہ چہرے جو ایم ٹی اے اب تو دنیا کو بھی دکھانے لگ گئی ہے اور پھر ہم خود بھی وہاں جاکر دیکھ رہے ہیں یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیا یہ مشن بند کرانے کا نتیجہ ہے۔ بہرحال انہوں نے تو اپنی بڑیں مارنی ہیں مارتے رہیں لیکن یہ باتیں ہمارے ایمان کو مضبوط کرتی ہیں اور اس میں زیادتی کا باعث بنتی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍ مئی 2020ء)

کھانا نہیں بھی ملا تو پرواہ نہیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’گھانا کا دورہ تھا جو 2008ء کا دورہ تھا۔۔۔ برکینا فاسو سے بھی لوگ وہاں آئے ہوئے تھے۔ دوسرے ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ مجھے پتا لگا کہ برکینا فاسو سے جو قافلہ آیا ہوا ہے بہت بڑا تھا ان میں بعض لوگوں کو کھانا نہیں ملا، تین ہزار کے قریب ان کی تعداد تھی۔ سب سے بڑی تعداد انہی کی تھی جو وہاں گئی تھی۔ تین سو خدام سائیکلوں پر بھی سولہ سو کلو میٹر کا سفر کر کے وہاں آئے تھے۔

بہرحال وہاں کے ایک مبلغ کو مَیں نے کہا ان کو کھانا نہیں ملا۔ ان سے معذرت کر دیں اور آئندہ آپ لوگوں نے ان کا خیال بھی رکھنا ہے۔ جب انہوں نے ان کو معذرت کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم جس مقصد کے لیے آئے تھے وہ ہم نے حاصل کرلیا۔ کھانے کا کیا ہے وہ تو روز کھاتے ہیں۔ اب یہ غریب لوگ بیچارے روز بھی کیا کھاتے ہوں گے۔ انہوں نے کہا جو کھانا ہم اس وقت کھا رہے ہیں، روحانی فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ روز روز کہاں ملتا ہے۔‘‘

اخلاص و وفا اور محبت میں ترقی کرنے والی جماعت

’’برکینا فاسو کی جماعت اب بھی اتنی پرانی نہیں ہے۔ جب میں دورے پر گیا ہوں تو اس وقت میرا خیال ہے دس پندرہ سال پرانی تھی۔ اب تیس سال پرانی ہوگئی ہوگی لیکن یہ لوگ اخلاص و وفا اور محبت میں ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔ غربت کا یہ حال ہے کہ بعض لوگ ایک جوڑا جو کپڑے پہن کے آئے تھے وہی کپڑے ان کے پاس تھے، اسی میں تین چار دن یا پانچ دن یا ہفتہ گزارا اور پھر سفر بھی کیا۔ پسینے جوڑ جوڑ کے جلسے پر پہنچے تھے کہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے اور خلیفۂ وقت کی موجودگی میں ہو رہا ہے اس لیے ہم نے اس میں ضرور شامل ہونا ہے۔ پس ایسی محبت خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کون پیدا کرسکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍ مئی 2020ء)

ہم ہر قربانی کے لیے تیار ہیں

برکینا فاسو کے خدام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’جو خدام سائیکلوں پر سوار ہو کر آئے تھے ان کے اخلاص کا اندازہ بھی اس بات سے ہوتا ہے کہ مختلف جگہوں پر پڑاؤ کرتے ہوئے سات دن مسلسل سفر کرتے رہے اور یہاں پہنچے۔ ان سائیکل سواروں میں بعض پچاس ساٹھ سال کی عمر کے لوگ بھی تھے اور تیرہ چودہ سال کے دو بچے بھی شامل تھے۔ وہاں کے خدام الاحمدیہ کے جو صدر صاحب تھے، انہوں نے کسی کے پوچھنے پر کہ کس طرح ہوا؟ بڑی مشکل ہوئی ہوگی؟ جواب دیا کہ ابتدائی مسلمانوں نے اسلام کی خاطر بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ ہمارے خدام بھی ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہوں اور ہماری خواہش تھی کہ خلافت جوبلی کے سلسلے میں کوئی ایسا پروگرام کیا جائے جس سے خلافت کے ساتھ ہمارے اخلاص اور وفا کا اظہار ہو اور ہم خلیفۂ وقت کو بتائیں کہ ہم قربانی کے لیے تیار ہیں اور ہر چیلنج کے قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍ مئی 2020ء)

سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان بہت ہی مضبوط ہے

برکینا فاسو کے سائیکل سواروں کا ذکر محبت سے کرتے ہوئے فرمایا:

’’جب یہ سائیکل سوار سفر شروع کرنے لگے تھے تو ٹی وی کے نمائندے نے وہاں ان سے پوچھا کہ سائیکل تو آپ لوگوں کے بہت خستہ حالت میں ہیں۔ یہاں کے یورپ کے سائیکلوں کی طرح تو نہیں۔ ٹوٹے ہوئے سائیکل ہیں اور عام سائیکل ہیں کس طرح اتنا بڑا سفر کریں گے تو جماعتی نمائندے نے ان کو کہا کہ اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان اور عزم ہمارا بہت بڑا ہے۔ ہم خلافت کے انعام کے شکرانے کے طور پر یہ سفر اختیار کر رہے ہیں اور جب نیشنل ٹی وی نے یہ خبر نشر کی تو اس ٹی وی نے اس خبر کا آغاز بھی اس طرح کیا، جو سرخی پڑھی گئی وہ اس طرح تھی کہ اللہ کی خاطر خلافت جوبلی کے لیے واگا سے اکرا کا سفر۔ واگا برکینا فاسو کا دارالحکومت ہے اور اکرا گھانا کا دارالحکومت ہے اور لکھا کہ اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان بہت ہی مضبوط ہے۔ اخبار نے جو خبر دی تو یہ سرخی جمائی:

’’چٹانوں کی طرح مضبوط عزم‘‘

یہ احمدی کوئی پیدائشی احمدی نہیں ہیں، کوئی صحابہ کی اولاد میں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے بعض ایسے علاقوں کے رہنے والے ہیں جہاں کچی سڑکیں ہیں اور بعض جگہ سڑکیں بھی نہیں ہیں۔ ایسی جگہوں پر رہنے والے لوگ جہاں پانی بجلی کی سہولتیں بھی نہیں تھیں۔ ان لوگوں نے چند سال پہلے احمدیت قبول کر کے پھر اخلاص و وفا کے ایسے نمونے دکھائے کہ حیرت ہوتی ہے۔ بعض جگہ ان کو غربت و افلاس نے بالکل بے حال کیا ہوا ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہو کر وہ اخلاص ان میں پیدا ہوگیا ہے کہ جہاں دین کا سوال پیدا ہوا یا جب بھی سوال پیدا ہوا تو وہاں ان کے عزم چٹانوں کی طرح مضبوط ہیں اور ہر قربانی کے لیے تیار ہیں اور محبت سے لبریز ہیں۔ پس ہمیشہ ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو بھی بڑھائے اور ہم سب کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29؍ مئی 2020ء)

بقیہ صفحہ 9 پر

ناصر احمد سدھو۔ امیر جماعت احمدیہ سینیگال

روشنی کے مینار
مہدی آباد کے شہید

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ

(الاحزاب:24)

خاکسار دس سال تک اس صحرا میں مسیح پاکؑ کی تبلیغ کرنے کی توفیق پاتا رہا۔ یہ تماشق قبیلے کے لوگ یہ بربری زبان بولنے والے لوگ یہ طارق بن زیاد کی اولاد کیونکہ وہ بھی بربر تھا آغوشِ احمدیت میں جب سے آئے تھے انہوں نے استقامت دکھا کر بہت سے حاسدوں کو، نکتہ چینی کرنے والوں کو، گھٹیا سوچ رکھنے والوں کو جو یہ کہتے ہیں کہ کسی لالچ میں آ کر یہ آغوش احمدیت میں آتے ہیں۔ دُشمن یا منافق ان کے پہنے ہوئے چیتھڑوں کو دیکھ کر زیادہ سے زیادہ یہی اندازہ لگا سکتا ہے کہ شاید کوئی لالچ ہو۔ مگر ان جواں مردوں نے شجاعت کے پیکروں نے ان بہادروں پہاڑ جیسی استقامت رکھنے والے صحرا کے خانہ بدوشوں نے موت کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا اس سے گفتگو کی اور صاف صاف کہہ دیا جو کرنا ہے کر گزرو مگر احمدیت سے دُوری ہی ہماری اصل موت ہے مگر جس موت کی تم دھمکی دیتے ہو دے کر دیکھ لو۔

دُشمن پہلے مینار کو گراتا ہے پھر دوسرے سے پوچھتا ہے مگر جواب ایک ہی ہے۔ نو انصار احمدیت جان کا نذرانہ پیش کر دیتے ہیں۔

اے بلال! تو آج بھی زندہ ہے اے خبیب! اے خباب! اے حضرت سُمیہ! تو دیکھ تیرے سپوت بھی کچھ کم نہیں ہیں یہ آخرین اوّلین ہیں کہ نہیں؟ ان کے پاک صاف دلوں نے گواہی دے دی ہے۔ ان کے دمکتے نورانی چہروں جو آج بھی میری آنکھوں کے سامنے مسکراتے ہیں نے واقعی گواہی دے دی ہے کہ یہ لوگ مسیح پاک پر پہاڑ جیسا غیر متزلزل ایمان رکھتے تھے۔

گہرے غم سے میری آنکھیں بار بار ڈوبتی رہیں۔ میری روح ایک ایک چہرے کے بار بار بوسے لیتی رہی کیونکہ یہ بھی مسیح پاک کے درخت وجود کے خوبصورت پھول تھے جن کا حسن و خوشبو کھلنے کے بعد ہی فضاؤں کو معطر کرتا ہے۔ یہ خوشبو شہادت کے پھولوں کی ہے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔ قیامت تک پائندہ و تابندہ رہے گی۔

دُکھ کے ساتھ مجھے فخر بھی ہے کہ یہ پودے خاکسار کے ہاتھوں سے لگے۔ ان کے ساتھ مجھے رہنے کا موقع ملا۔ ان کے ساتھ کھانے پینے کا موقع ملا۔ یہی لوگ میرے دست و بازو تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت رکھنے والے تھے۔ امام ابراہیم بی دیگا صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد جب نکلے تو مجھے کہنے لگے آنحضرتؐ کے نور کے متعلق تو ہم سُنتے اور پڑھتے تھے مگر کبھی دیکھا نہیں تھا۔ آج اس کے غلام ابن غلام میں اُس کو دیکھا ہے اور لذت ملی ہے جب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو پھر بھی یہی کہا دیکھو! نور وہی ہے اور لذت بھی وہی مگر میں سیر نہیں ہو سکا۔ خلیفۂ وقت سے چھوئے ہوئے ہاتھ اپنے جسم پر اور اپنے بچوں پر ملتے رہے۔

اے خاک آلودہ پراگندہ بال! پیوند لگے قبائیں پہنے وجودو! تم پر سلام۔ آپ نے جو قربانی کی تاریخ رقم کی ہے یہ قیامت تک مغربی افریقہ کی جماعتوں کے لیے مشعل راہ رہے گی۔

برکینا فاسو کے صحرائی لوگ اپنے ایمان میں یقین میں اس قدر بڑھ جائیں گے حتّٰی کہ اپنی جان جیسی قیمتی چیز کو بھی اس راہ میں قربان کر دیں گے۔ جب کہ ایک طرف موت نظر آ رہی تھی کہ دُشمن بندوقیں تان کر کھڑے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کر دو یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ان جوان مردوں نے واقعی شہادت دے کر مغربی افریقہ میں اپنے لوگوں کے لیے ایک نمونہ قائم کر دیا ہے۔

خاکسار کو یہ خبر سن کر جہاں یہ تکلیف ہوئی وہاں یہ خوشی بھی ہوئی کہ انہوں نے ان لوگوں کے منہ پر خاک پھینک دی جو یہ کہتے ہیں کہ ہم افریقہ کے لوگوں کو لالچ دے کر احمدیت میں داخل کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب ایمان والوں کو استقامت بخشے۔ آمین

شہید ابراہیم بی دیگا صاحب کے بعض واقعات پیش ہیں۔

ابراہیم بی دیگا صاحب کی ذہانت اور حکمت

ایک دفعہ وہابیوں نے سنپیلا میں جماعت کے خلاف جلسہ کیا۔ آپ کو علم ہوا تو رات کو ہی آپ میرے پاس تشریف لے آئے۔ کہنے لگے ساری رات انہوں نے ہمارے خلاف زہر اُگلا ہے اور نفرت دلائیں گے۔ میں نے کہا پھر ہم کیا کریں۔ کہنے لگے علی الصبح جب سورج نکل رہا ہو تو ہم ناشتے کے وقت پہنچ جائیں تو بڑے ادب سے گزارش کریں کہ رات جو بھی آپ کے سوالات تھے اس کے جواب دینے آئے ہیں۔ اگر قبول کر لیں گے تو ہماری فتح ہو گی۔ انکار کر دیں گے تو بھی ہماری فتح ہو گی۔

چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ ہم وہاں پہنچے خاکسار ان کے پاس ان کے علماء کے درمیان جا بیٹھا اور میں نے کہا کہ مجھے علم ہوا ہے کہ رات کو آپ نے کچھ اعتراضات اٹھائے ہیں۔ میں اس کا جواب دینے آیا ہوں۔ لوگ ہمارے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ آدھے کہنے لگے کہ ہم سنیں گے۔ آدھے جو علماء کے گروپ کے تھے سختی سے کہنے لگے کہ آپ کو ہرگز نہیں بولنے دیں گے۔ حتّٰی کہ سخت طیش میں آ گئے اور علماء اٹھ گئے اور مخالفین نے میرے نیچے سے چٹائی کھینچ لی۔ میں نے ڈرائیور کو کہا کہ گاڑی سے اپنی چٹائی لے آؤ اور میں دوبارہ زمین پر بیٹھ گیا۔ ابراہیم بی دیگا صاحب نے میرے کان میں کہا کہ ہم جیت گئے ہیں۔ میں نے کہا گفتگو تو ہوئی نہیں۔ کہنے لگے یہ دو گروپس میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ آدھے کہہ رہے ہیں کہ جو باتیں آپ نے رات کو ان کے متعلق کی ہیں ہم ضرور پوچھیں گے دوسرے کہتے ہیں ہرگز نہیں۔ اس اختلاف سے رات کے زہر کا اثر زائل ہو گیا ہے۔ چنانچہ فتح ہماری ہے۔

قرض کے لین دین میں پابندی

قرض کے لین دین میں آپ بڑے سخت پابند تھے جب خاکسار افریقہ آیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہاں قرض لے کر واپس نہیں کرتے۔ مگر خاکسار نے اپنے اس علاقے میں دیکھا کہ جس نے بھی قرض لیا واپس کیا گیا۔ جب خاکسار نے ریجن چھوڑنا تھا تو آپ نے اعلان کیا کہ جس کسی نے بھی مشنری سے قرض لیا ہے وہ جلد واپس کر دے وہ جا رہے ہیں۔ عین ایک دن قبل ایک شخص اپنا پورا قرض واپس کر گیا۔ اس چیز نے خاکسار کو بہت متاثر کیا۔

نماز تہجد کی عادت

بیعت کرنے کے بعد امام ابراہیم بی دیگا صاحب نماز تہجد میں بے حد باقاعدہ تھے۔ جب بھی خاکسار کا ان کے ہاں دورہ ہوتا تو نماز عشاء کے بعد دیر تک مجلس سوال و جواب جاری رہتی۔ یہاں تک کہ رات کا ایک بج جاتا۔ خاکسار کا خیال ہوتا کہ شاید یہ لوگ نماز فجر پر نہ آ سکیں مگر میرا خیال ہمیشہ انہوں نے غلط ثابت کیا۔ دو تین گھنٹے میں سونے کے بعد یہ لوگ مسجد میں آنا شروع کر دیتے اور تہجد کے نوافل ادا کر رہے ہوتے۔ ان بادیہ نشینوں کے ہر کام میں ایک سلیقہ اور وقار تھا۔ بے شک یہ لوگ سارا دن اپنے کھیتوں اور مویشیوں کی دیکھ بھال میں تھکے ہوتے مگر نماز کی ضرور پابندی کرتے تھے۔

قول و فعل میں برابری

آپ ایک سچے انسان تھے اور اسی سچائی کی وجہ سے آپ بہادر تھے۔ آپ جو کہتے تھے وہی کرتے تھے۔ آپ کے قول و فعل میں کبھی کوئی تضاد نہیں دیکھا جس کی وجہ سے سارے لوگ آپ سے محبت اور احترام سے پیش آتے تھے۔ جیسے ہی آپ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو سمجھ لیا اور لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں کی سب سے پہلے قبول کیا۔ ایک مرتبہ الحاجی محمود صاحب نے جو کہ آپ سے آٹھ نو ماہ بعد احمدیت میں داخل ہوئے، نے پوچھا کہ الحاجی کیا آپ نے احمدیت کو قبول کر لیا اور ہم سے مشورہ تک بھی نہ کیا۔ آپ نے جواب دیا۔ جب کسی کو سونا ملے یا جواہرات مل جائیں کیا وہ حاصل کرنے سے پہلے مشورہ کرے گا۔ میں قبول کر چکا ہوں۔ باقی آپ جانیں۔ اگر کرنا ہے تو کریں نہیں کرنا ہے تو آپ کی مرضی۔ آپ کو گزشتہ کچھ عرصہ سے دھمکیاں بھی ملیں مگر وہ گھبرائے نہیں اور نہ پیچھے ہٹے۔ بلآخر دشمن آپ تک پہنچا اور آپ کو للکارا کہ شاید آپ کو احمدیت سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا مگر وہ ناکام ہو کر داخل جہنم ہوئے اور آپ کو ایک عظیم انعام سے نواز دیا گیا۔

تقریب آمین

مکرم خواجہ منظور صادق یہ خوشکن اطلاع دیتے ہیں:

خاکسار کے پوتے عزیزم خواجہ مصور احمد ابن عزیزم خواجہ مبشر احمد نے پونے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید مکمل کر لیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اسے اس چھوٹی عمر میں ہی قرآن پڑھانے کے سلسلہ میں اس کی والدہ محترمہ ماریہ مبشر نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو یہ اعزاز مبارک کرے اور مثمر باثمراتِ حسنہ بنائے۔ احباب جماعت بالخصوص قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔

مولانا محمود ناصر ثاقب۔ امیر جماعت احمدیہ برکینا فاسو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ڈوری 2004ء

اکتوبر 2003ء میں مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب نے لندن سے دریافت فرمایا کہ اگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برکینا فاسو کے دورے کا پروگرام ہو تو کون ساموسم بہتر ہوگا۔ یہ سوال اتنا مشکل تھا کہ اوسان خطا ہوگئے۔ کچھ سمجھ نہیں آئی صرف اتنا عرض کیا کہ مارچ میں برکینا فاسو کا جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ پھر خوشخبری ملی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارچ میں دورہ منظور فرمالیا ہے۔ اس کی تفصیل پھر کبھی سہی۔ ہم نے جائزہ لیا کہ دورہ کے دوران میں کس کس علاقہ کا سفر کیا جائے اور احباب سے ملا جائے۔ اس میں ایک تجویز ڈوری جانے کی بھی تھی۔ لیکن راستہ بہت مشکل اور موسم انتہائی گرم۔ مرکز سے مکرم میجر محمود صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر سے پہلے جائزہ لینے آئے تو ہم ان کو لے کر ڈوری کے علاقے میں بھی گئے۔ وہ کچی سڑک اور موسم کی وجہ سے پریشان تھے۔ تجویز ہوا کہ میجر صاحب ساری تفصیل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اس کے بعد جو بھی فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرمائیں اس کے مطابق عمل کرلیا جائے گا۔ ہم نے ڈوری کے سفر کا پروگرام بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیا جسے حضور انور نے منظور فرمالیا۔

مکرم ناصر احمد سدھو صاحب مبلغ سلسلہ ڈوری نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر دورے کے انتظامات شروع کر دیئے۔ ہمیں امید تھی کہ اس موقع پر بہت زیادہ لوگ آئیں گے اسی لئے بہت وسیع انتظامات کئے گئے۔

لیکن وہابیوں نے اس قدر مخالفت کی اور ہر جگہ لوگوں کو جا کر منع کیا اور دھمکیاں دیں کہ ہرگز شامل نہ ہوں۔ ہم نے اردگرد کے علاقوں سے احباب جماعت کو ڈوری لانے کے لئے گاڑیوں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جن ٹرانسپورٹرز سے ہم نے معاہدہ کیا تھا انہوں نے مخالفین کے دباؤ میں آکر گاڑیاں دینے سے انکار کر دیا۔

اور پھر اس پر موسم انتہائی شدید گرم تھا۔ اتنی شدید گرمی میں صحرا میں سفر انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ ہم پروگرام کے مطابق 30؍ مارچ 2004ء بروز منگل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں ڈوری پہنچے۔ اس وقت درجہ حرارت 48 سینٹی گریڈ سے زائد تھا اور بجلی کے بھی مسائل تھے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ برکینا فاسو کے پہلے پرائمری اسکول کا سنگ بنیاد رکھا اور جلسہ شروع ہوا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امام مہدی کی آمد اور ہماری خوش قسمتی کہ ہم نے ان کو قبول کیا، نمازوں کے اہتمام اور تعلیم کے حصول کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو پڑھ نہیں سکتے وہ کوئی ہنر سیکھیں۔

رات کو معززین علاقہ کے ساتھ ڈنر تھا۔ اگلے دن 31؍ مارچ کو ڈوری سے 9 بجے کایا کے لئے روانہ ہوئے۔ چونکہ راستہ کچا اور بہت ہی خراب تھا، گرد اتنی کہ قافلے کی گاڑیاں بھی نظر نہیں آتی تھیں۔

جب قافلہ نے ڈیڑھ گھنٹہ میں 65 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرلیا تو اچانک عملہ حفاظت والی گاڑی سڑک سے نیچے اتر گئی اور الٹ گئی۔ یہ صورتحال بہت ہی پریشان کن تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ گاڑی میں موجود سب احباب محفوظ تھے۔ اس گاڑی میں مکرم ناصر سعید صاحب مرحوم، مکرم سخاوت باجوہ صاحب، مکرم عبد الرشید انور صاحب مربی سلسلہ، مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ سوار تھے۔

چند لمحوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی بھی موقع پر پہنچ گئی۔ اس وقت خاکسار نے ایسے اخلاق کریمانہ اور شفقت پدرانہ دیکھی جس کی کوئی بھی نظیر دنیا میں مل نہیں سکتی۔ حادثہ کی پریشانی تھی۔ بحیثیت امیر جماعت سب ذمہ داری خاکسار کی تھی۔ شرمندگی اور ندامت بھی کہ ایسا پروگرام بنایا کیوں جس میں اتنی مشکلات تھیں۔ پھر حادثہ سے میری جان نکل رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ پولیس کاروائی مکمل کروائیں۔ اب اس جنگل، ویران علاقہ میں پولیس کہاں سے آئے۔ ہم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی کہ سب ٹھیک ہیں۔ ہم کاروائی کر والیں گے باقی گاڑیاں سفر جاری رکھیں۔ فرمایا: نہیں۔ اکٹھے چلیں گے۔ موسم گرم سے گرم ہوتا جارہا تھا۔ درجہ حرارت 48 سے بھی زیادہ۔ پگڑی اور شیروانی زیب تن تھی۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لے آئے۔ قافلہ رکنے کی وجہ سے اردگرد سے بچے موقع پر جمع ہو گئے۔ حضور انور نے جمع ہونے والے بچوں میں دس دس ہزار فرانک سیفا کے نوٹ تقسیم فرمانا شروع کر دئے۔

مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ان حالات میں کیا کیا جائے۔ ایک طرف شرمندگی اور خجالت اور دوسری طرف حضور انور کے اس طرح شدید گرمی میں سڑک کنارے کھڑے ہونے کی پریشانی۔ حضور انور نے میری حالت کو بھانپ لیا اور مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب کو ایک ہومیوپیتھی دوائی دے کر میرے پاس بھیجا اور انہوں نے مجھے دوائی دی اور کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ یہ دوائی لیں اور پریشان نہ ہوں۔

جس جگہ حادثہ پیش آیا وہ جگہ پولیس چوکی سے بہت دور تھی۔ جب پولیس کو جا کر حادثہ کی اطلاع دی تو پولیس والوں نے وہاں تک آنے کے لئے نخرے دکھانا شروع کر دئے۔ بہر حال اس کارروائی میں تقریباً 3 گھنٹے لگ گئے۔ جس جگہ یہ حادثہ پیش آیا اس کا نام تاپارکو (Taparko) چوک تھا۔ اس مقام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 3 گھنٹے تک کھڑے رہے اور دعائیں کرتے رہے۔ آپ کی دعائیں عرش الٰہی پر مقبول ہوئیں اور جہاں جماعت کی ترقیات ہوئیں وہیں برکینا فاسو کی قسمت بھی چمک اٹھی۔ تاپارکو (Taparko) میں 2007ء میں سونے کے بہت بڑے ذخائر دریافت ہوئے جو روس کی کمپنی (Norgold) نارگولڈ نکال رہی ہے۔ جس کی تفصیلات انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

(https://nordgoldjobs.com/fr/mines/taparko-burkina-faso/)

ڈوری میں امام ابراہیم بی دیگا صاحب کی ملاقات

1990ء میں مکرم محمد ادریس شاہد صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں برکینا فاسو کے ایک احمدی کا خواب لکھا تھا۔ اس کے جواب میں مکرم امیر صاحب کے نام خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے درج ذیل ارشاد موصول ہوا:

’’خواب مبارک ہے اور اس کا مطلب ہے کہ ملک کی مٹی قبول حق کے لئے زرخیز ہے اور میرے دورے کے بعد ان شاءاللہ صداقت کو قبول کر کے نور سے چمک اٹھے گی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔‘‘

(خط مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن T.3360, 19 June 1990)

1997ء میں برکینا فاسو سے جلسہ سالانہ یوکے میں اس وقت کے وزیر معدنیات وُدراگو ایلی شامل ہوئے۔ انہوں نے دوران ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ دعا کریں کہ ہمارے ملک میں سونا نکل آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیک تفاؤل کے طور پر ان کو ایک سنہری پین تحفہ عطا فرمایا کہ یہ لو! اللہ تعالیٰ بہت سونا دے گا اور آج برکینا فاسو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ سونے کی کانیں دریافت ہو چکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2004ء میں برکینا فاسو کا دورہ فرمایا اور ڈوری بھی تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کے دورہ کے بعد جماعتی ترقیات کا شمار نہیں وہاں ملک پر ہونے والے افضال بھی بے شمار ہیں۔

گل گنتو (تکنے ویل) جہاں احمدی آباد تھے وہاں سونے کے بہت بڑے ذخائر دریافت ہوئے۔ 2009ء میں آئی ایم گولڈ کمپنی وہاں سے سونا نکالنا شروع کیا۔ یہ ذخائر 560 مربع کلومیٹر کے علاقے میں ہیں۔ جبکہ آئی ایم گولڈ کمپنی کو صرف ایک سو مربع کلومیٹر کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ جو رقبہ اس مائننگ کمپنی کو دیا گیا ہے اسی پر Ticknewane گاؤں آباد تھا جس کو اس کمپنی نے الگ جگہ پر بسانے کے لئے لوگوں کو گھر وغیرہ بنا کر دئے۔ اس نئے گاؤں کا نام مہدی آباد رکھا گیا تھا۔ یہ برکینا فاسو کی بڑی کانوں میں سے ایک ہے۔ اس کی تفصیل انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

(https://www.iamgold.com/English/home/default.aspx)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2004ء کے دورہ کے بعد خاکسار کو اپنے خط میں فرمایا:

پیارے عزیزم امیر صاحب جماعت احمدیہ برکینا فاسو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کے فضل سے برکینا فاسو کا دورہ بھی غیر معمولی اور خوشکن تھا۔ الحمد

ڈوری آمد اور آئمہ سے ملاقات

للہ علی ذالك۔میری طرف سے اور میری فیملی اور ممبران قافلہ کی طرف سے نیشنل مجلس عاملہ اور جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے تمام افراد کو محبت بھرا سلام اور شکریہ کے جذبات پہنچا دیں۔

جماعت کے تمام افراد مرد وخواتین اور بچوں نے بڑے اخلاص اور فدائیت کا نمونہ دکھایا ہے۔۔۔

علاوہ ازیں آپ کے کام سے بھی بہت خوشی ہوئی۔آپ نے اعلیٰ طبقہ میں بھی بڑے اچھے رابطے بنائے ہیں۔ان کو مزید بڑھائیں اور جماعتیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی منظم ہیں اور ان میں اخلاص کی چمک نظر آتی ہے۔میں نے لندن واپسی پر اپنے خطبہ جمعہ میں اپنے مشاہدات اور تاثرات بیان کئے تھے۔مجھے پورا یقین ہے کہ برکینا فاسو کی سرزمین پر احمدیت کا جو بیج بویا گیا ہے وہ جلد دائی پھل لائے گا۔برکینا کے لوگ حقیقتاً بڑے عظیم لوگ ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ خدا نے ان کو احمدیت کے نور سے منور کیا ہے۔میں نے جو بیداری جماعت برکینا فاسو کے افراد میں دیکھی ہے اور حیرت انگیز ہے۔امید ہے کہ اگلے دو تین سالوں میں اس دورہ کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے اور جماعت تیزی سے ترقی کرے گی۔ان شاء اللہ

اللہ آپ کی راہنمائی اور نصرت فرمائے اور آپ کو وہ طاقت عطا کرے کہ یہ کام آپ نے جس انداز سے شروع کیا ہے اسے جاری رکھ سکیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اور ہم سب احمدیت کی فتح کی نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔کان اللہ معکم

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(1.5.2004)

ڈوری کی سرزمین پر مبارک قدم

بقیہ: جماعت برکینا فاسو کی خلافت سے اخلاص ...... از صفحہ 6

خلافت سے محبت آنسوؤں کی شکل میں

’’برکینا فاسو کے ایک دوست عیسیٰ صاحب تھے۔انہوں نے کہا کہ مَیں نے 2005ء میں بیعت کی تھی اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس وقت تین سال ہوئے تھے۔انہوں نے یہ بتایا کہ تین سال تو ہو گئے ہیں لیکن مجھے آج پتا چلا ہے کہ میں کیا ہوں اور کتنا خوش قسمت ہوں اور میں نے کیا پایا ہے۔اپنی خوشی کا اظہار میرے بیان سے باہر ہے کیونکہ آج میں نے خلیفۂ وقت کو دیکھا اور ملاقات کی۔بعض کی خلافت سے محبت آنسوؤں کی شکل میں ان کی آنکھوں سے بہ رہی تھی۔تو یہ اخلاص ووفا ہے جو نئی قائم ہونے والی جماعتوں میں ہے۔‘‘

(ماخوذ از خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 181-186)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ مئی 2020ء)

ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ خلافت سے کبھی علیحدہ ہوں

برکینا فاسو کے عشاق خلافت کی موجودہ نسل کے اخلاص ووفا کو تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’گزشتہ سال کسی فتنہ پرداز کی وجہ سے کہ اس نے ایک غلط فہمی کو پکڑ کر فتنہ پھیلانے کی کوشش کی تو جماعت کے بعض مخلصین بھی، نوجوان مخلصین تو تھے لیکن نوجوانوں میں زیادہ تر اس کی باتوں میں آ گئے اور ان کا رویہ ذرا عجیب ہو گیا۔اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے لیکن نظام سے علیحدہ ہو رہے تھے۔بہرحال مالی سے میں نے ان کے ایک مقامی مبلغ معاذ صاحب کو وہاں بھیجا۔انہوں نے وہاں جا کے ان کو سمجھایا۔جب بتایا کہ تم ایک طرف کہتے ہو خلافت سے تمہارا تعلق ہے اور دوسری طرف نظام سے ہٹ رہے ہو تو یہ درست نہیں ہے تو تقریباً تمام نے معافی کے خطوط لکھنے شروع کر دیے اور انہوں نے کہا کہ ہم غلط فہمی کی وجہ سے اور تربیت کی کمی کی وجہ سے ان باتوں میں آ گئے تھے۔ہمارا خلافت کے ساتھ وفا کا مکمل تعلق ہے اور ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ خلافت سے کبھی علیحدہ ہوں۔چنانچہ دوبارہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظامِ جماعت کا حصہ بن گئے۔تربیت کی کمی تھی تو اُکھڑے۔جہاں احساس دلایا گیا تو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور خلافت سے کامل وفا کے تعلق کا اظہار کیا اور کہا کہ جب ہم علیحدہ تھے تب بھی ہم خلافت سے علیحدہ نہیں ہوئے تھے۔ہم تو بعض عہدے داروں سے علیحدہ ہوئے تھے۔تو بہرحال یہ ان کی وفا اور اخلاص کا معیار ہے، تعلق ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ مئی 2020ء)

اور آج ایک مرتبہ پھر جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے لیے ہمارے پیارے امام کے یہ الفاظ کسی بھی قیمتی مطاع سے زیادہ عزیز ہیں۔حضور فرماتے ہیں:

’’افریقہ کی جماعتوں میں برکینا فاسو کے احمدیوں میں میں نے ایک خاص بات دیکھی ہے کہ ملاقات کے وقت ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ مجھ سے گلے لگے اور پھر ان لوگوں کی محبت جو تھی وہ بھی دیکھنے والی ہوتی تھی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20/ جنوری 2023ء)

زباں پر تذکرے شہکار کے ہیں

قلم کی نوک پر اقرار کے ہیں
ارادے جرأتِ اظہار کے ہیں

اندھیرے میں اجالے یار کے ہیں
زباں پر تذکرے شہکار کے ہیں

کسوٹی پر وہی معیار کے ہیں
ملے تمغے جنہیں کردار کے ہیں

کرم سے اُس کے تپتے صحرا میں بھی
ملے سائے ہمیں اشجار کے ہیں

ہیں جن کے نامۂ اعمال خالی
وہی اب لوگ یاں گفتار کے ہیں

خدا کی یاد کے بن دن جو گزرے
وہی لمحے فقط بیکار کے ہیں

کرو بخشش طلب بشریٰ! خدا سے
ملے موقع بھی استغفار کے ہیں

بشریٰ سعید عاطف۔مالٹا

محمد ادریس شاہد۔فرانس

بلالی روح رکھنے والی جماعت احمدیہ برکینا فاسو

چند روز قبل برکینا فاسو میں نو مخلصینِ احمدیت کو جامِ شہادت نوش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

ان جانے والوں نے خدا کے فضل سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی تاریخ کو زندہ کر دیا اور اپنے ایمان کی پختگی سے قوم بلال کا سر بلند کر دیا۔ موت کو بہت خوشی سے گلے لگایا مگر ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔ آج کی دنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ چند سکّوں پر ضمیروں کے سودے ہو جاتے ہیں۔ اپنے عارضی مقام کی خاطر بعض لوگ اپنی قوم کی گردن پر چھری چلا دیتے ہیں۔ اسی دنیا میں ان شہداء نے اپنے ایمان کی مضبوطی اور صداقت پر ثباتِ قدم کا وہ نمونہ دکھایا جس سے قیامت تک اُن کا نام نہ صرف زندہ رہے گا بلکہ بہت عزت سے یاد کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ اے سیدنا بلالؓ! تجھ پر سلام کہ تیری قوم میں آج بھی روشن ستارے چمک رہے ہیں جو اپنے عزم و استقلال سے آپ کا نام روشن کر رہے ہیں۔ فالحمدللہ

جنوری 1990ء میں میری تقرری برکینا فاسو میں ہوئی۔ سارے ملک میں دورے کر کے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر دینے کا موقع ملا۔ میں نے دیکھا کہ یہ قوم دیر سے امام مہدی کی آمد کی خبر سننے کے لئے نہ صرف منتظر تھی بلکہ بے تاب تھی۔ 1950ء کی دہائی میں چند افراد کو معلوم ہوا کہ گھانا میں ایک جماعت ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر دے رہی ہے۔ یہ پیارے وہاں پہنچے اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔سب سے پہلے بیعت کرنے والے بزرگ مکرم بارو محمدی صاحب سے میری ملاقات اپنے قیام کے ابتدائی ایام میں ہی ہوگئی۔ اُس وقت اُن کی عمر تقریباً 120 سال تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی جوانی کے ایام میں جب ان کی عمر 20 سال کے قریب تھی تو یہ خبر ملی کہ امام مہدی کے آنے کا وقت ہوگیا ہے۔ اب جلد وہ ظاہر ہو جائیں گے۔ بارو صاحب نے بتایا کہ میرے والد نے دو گھوڑے خرید لئے تا کہ جونہی امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں فوراً اُن کے ساتھ مل کر جہاد کے لئے نکلیں لیکن انتظار کرتے کرتے مدّتیں گزر گئیں کوئی خبر نہ ملی۔ گھوڑوں کی خوب پرورش کرتے رہے لیکن آخر وہ گھوڑے مر گئے اور والد صاحب کا بھی انتقال ہو گیا۔ خدا کا شکر ہے مجھے جب خبر ملی کہ گھانا میں بعض لوگ امام مہدی کی بات کرتے ہیں تو میں نے وہاں جا کر پتہ کیا۔ بات سچ تھی اور مجھے ایمان کی سعادت ملی۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ کے فضل سے سرزمین برکینا فاسو میں پہلا مرکزی مبلغ ہونے کی سعادت حاصل ہے اور پھر خلیفہ وقت کی ہدایت کے مطابق ملک کے کونے کونے میں خود جانے کا اتفاق ہوا۔ جب بھی اور جہاں بھی امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر سنائی، بلا تاخیر اس قوم کے افراد نے قبولیت کی سعادت پائی بلکہ بعض بڑی عمر کے آئمہ نے تو روتے ہوئے جلد سے جلد اُن کے نام لکھ کر اُن کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بھجوانے کی درخواست کی۔ جب انہیں بتایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں تو انہوں نے کہا کہ خلیفہ بھی تو انہی کے ہیں اس لئے ہمارا نام لکھو اور ہمارا سلام بھجوا دو۔

آج ان شہادتوں نے سر تا پا ان کے ایمان کی صداقت کی تصدیق کر دی ہے اور دنیا کو بتا دیا ہے کہ آج بھی اس مادی دنیا میں اس مادیت کے پیچھے دوڑیں لگانے والوں کے درمیان صرف پاکستان میں نہیں بلکہ افریقہ میں بھی روحِ بلالی زندہ ہے اور خوب روشن ہے۔ فالحمدللہ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا

مہدی آباد مسجد کا اندرونی منظر

شہداء احمدیت برکینا فاسو کے نام

یہ محبتوں کے نصیب تھے
کبھی دور تھے جو، قریب تھے

وہ جو کربلا کو سجا گئے
وہ نمازی کیسے عجیب تھے

یہ تری نگاہ کا لطف تھا
کہ یہ لوگ تیرے حبیب تھے

اے شہیدو! تم پہ ہوں رحمتیں
یہ عَلم تمہارے نصیب تھے

وہ جو پاگئے ہیں وصالِ یار
وہی بالیقین لبیب تھے

نور احمد ثاقب۔سیرالیون

تقریب مسرت

مکرمہ صفیہ بشیر سامی۔لندن سے تحریر کرتی ہیں:

خاکسار کے پوتے جہانزیب احمد سامی کی تقریب ولیمہ بروز منگل 3/ جنوری 2023ء کو Capitol Banquet centre Mississauga Canada میں منعقد ہوئی۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم زین احمد نے کی۔ ترجمہ زاویار احمد سامی نے کیا۔شہزیب احمد سامی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا، دعا مکرم منیر احمد سامی صاحب نے کروائی۔ بعد ازاں معزز مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قبل ازیں مؤرخہ 30/ دسمبر 2022ء کو عزیزم جہانزیب احمد سامی کا نکاح صباحہ آن پاشا بنت مکرم عدنان پاشا سے مربی سلسلہ مکرم امتیاز احمد سرا نے پڑھایا۔تلاوت زین احمد نے کی۔ ترجمہ زاویار احمد سامی نے پیش کیا اور نظم اسد محمود طاہر نے پڑھی۔ عدنان پاشا صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا۔ آخر پر دعا مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) نے کروائی اور اُسی دن تقریب رخصتانہ کا انعقاد ہوا۔معزز مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ یہ تقریب Havelly Banquet Hall Mississauga میں منعقد ہوئی۔

عزیزم جہانزیب احمد سامی مکرم منیر احمد شہزاد کے بیٹے، مکرم بشیرالدین احمد سامی کے پوتے اور حضرت سردار مصباح الدین صاحب سابق مشنری انگلستان کے پڑپوتے ہیں۔ جہانزیب احمد سامی الحمدللہ اس وقت Oakville کی لوکل خدام الاحمدیہ میں شعبہ معتمد اُمور طُلَبا ہیں۔ جبکہ عزیزہ صباحہ آن پاشا مکرم عدنان پاشا کی بیٹی ہیں۔ مکرم مبارک احمد بٹ صاحب کی پوتی اور حضرت میاں فتح الدینؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی پڑپوتی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ اور جہت سے مبارک فرمائے آمین۔ اس جوڑے کو ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا اور خلافت احمدیہ کا حقیقی وفادار اور سچا مطیع بنائے۔ نیز یہ جوڑا پیارے آقا کے ارشادات کے مطابق ایک دوسرے کے حقوق کو کماحقہ ادا کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحم کا وارث بننے والا ہو۔ آمین یا رب العلمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 11/ جنوری 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد سعید احمد لون صاحب ابن مکرم فضل کریم لون صاحب (ریڈ برج۔ یوکے)

8/ جنوری 2023ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم تنزانیہ میں پیدا ہوئے اور یہاں ایسٹ لندن کی جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ جہاں انہیں بطور سیکرٹری مال، سیکرٹری تبلیغ اور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم کو ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خصوصاً پانی کے کنویں لگانے کے سلسلہ میں انسانیت کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ آپ نے حج بیت اللہ کی بھی سعادت حاصل کی۔ مرحوم انتہائی نیک، دیندار، نماز اور روزہ کے پابند، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی کے علاوہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1 مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم حاجی محمد اسحاق صاحب (کراچی)

14/ ستمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے والدین کا تعلق ڈیرہ غازی خان سے تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مخالفت کی وجہ سے ہجرت کر کے ضلع عمر کوٹ آ گئے۔ مقامی سطح پر قائد خدام الاحمدیہ کے علاوہ زعیم انصار اللہ اور ناظم مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ دستگیر کالونی کراچی میں خادم مسجد کے طور پر بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ پنجگانہ نمازوں کے پابند، سادہ مزاج، ملنسار، شریف النفس، خلافت کے اطاعت گزار، ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم حافظ عامر خان صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

2۔ مکرم رانا منصور احمد صاحب ابن مکرم رانا منور احمد صاحب مرحوم (ربوہ)

21/ اکتوبر 2022ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ لمبا عرصہ فیکٹری ایریا ربوہ میں سیکرٹری صنعت وتجارت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی تحریکات اور صدقات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ مکرم رانا تصور احمد خان صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا عثمان احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

3۔ مکرمہ کلثوم علی جان صاحبہ اہلیہ مکرم جبار علی جان صاحب (سابق صدر جماعت سرینام)

18/ دسمبر 2022ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے اپنے خاوند کے ہمراہ مئی 1979ء میں مکرم محمد صدیق ننگلی شاہد صاحب مبلغ سلسلہ کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدیت قبول کی اور پھر تادم آخر اخلاص و وفا کے ساتھ عہد بیعت پر قائم رہیں۔ دسمبر 2002ء میں نامعلوم افراد نے آپ کے شوہر کو قتل کر دیا تھا۔ بوقت وفات مرحوم بطور صدر جماعت سرینام خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحومہ نے بیوگی کا عرصہ بہت عزت و وقار اور صبر کے ساتھ گزارا۔ بہت خاموش طبع، صابرہ وشاکرہ، ایک بے ضرر اور نیک خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتی تھیں۔ مبلغین کا بہت احترام کرتی تھیں۔ اپنا چندہ بڑی فکر کے ساتھ بروقت ادا کیا کرتی تھیں۔

4۔ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم حاجی محمد شفیع صاحب

27/ نومبر 2022ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب رضی اللہ عنہ آف دھاریوال نمبردار چک 43 جنوبی سرگودھا کے نواسے تھے۔ مرحوم احمدیت کے شیدائی اور خلافت کے جانثار ایک مخلص انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ان کی ایک بیٹی اور چار نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

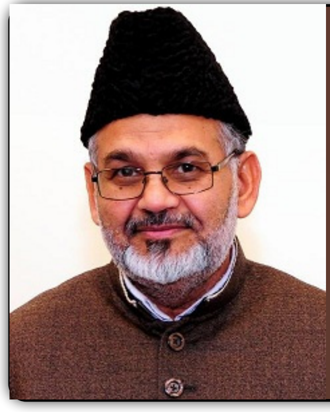

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 77

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 14/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’ظلم قیامت کے دن تاریک بن کر آئے گا‘‘ حدیث نبویؐ۔ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ یہ مضمون وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 13/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ دعا کی اہمیت و برکات اور رمضان المبارک سے متعلق ہے۔ اس کا متن بھی اس سے قبل الاخبار کے حوالہ سے اوپر گذر چکا ہے۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 14 تا 20/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’اے لوگو! ظلم مت کرو‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون بھی پہلے گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 19/ اکتوبر 2011ء میں حضور انور کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں حضور نے دعا کی ماہیت اور کیفیت پر شرح و بسط کے ساتھ تشریح فرمائی۔ اس خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی: ’’اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ‘‘

حضور نے فرمایا: نمازیں انسان کو برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہیں لیکن اس قسم کی نماز انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کی خاص مدد شامل حال نہ ہو۔ یعنی ایسی نماز جو بداخلاقیوں، بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ وہ خدا کی مدد کے بغیر ادا نہیں ہوسکتی اور اسے صراط مستقیم خدا کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔

ہمیں ایسی دعاؤں اور عبادت کے حصول کے لئے وہ طریق اختیار کرنا پڑیں گے جن کے اندر ایسی تاثیر ہو کہ انسان خدا کی طرف کھنچا چلا جائے اور پھر اس کے نفس پر ان دعاؤں اور نمازوں کا اثر ہوگا۔ اس کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد کو بھی سامنے رکھیں۔

آپ جانتے ہیں کہ ہم سورہ فاتحہ کی دعا کو سب نمازوں میں تکرار کے ساتھ پڑھتے ہیں صرف نمازوں میں ہی نہیں بلکہ نماز کی ہر رکعت میں اور ہر دعا میں اس کو متقدم رکھا جاتا ہے اور اس میں یہ دعا۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ کا کثرت سے تکرار کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اے ہمارے رب ہم چاہتے ہیں کہ ہم تیری عبادت خالص ہو کر کریں لیکن ہم اپنے طور پر کچھ بھی ایسا نہیں کر سکتے تاوقتیکہ تو ہماری مدد فرمائے۔ ہم عبادت کا حق پوری طرح ادا نہیں کر سکتے جب تک تیری مدد ہمارے شامل نہ ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ کی یہ ہمارے پر مہربانی ہے کہ ہر سال ہمارے لئے رمضان کا مہینہ بھی برکتوں کے ساتھ آتا ہے جس کا مقصد تقرب الیٰ اللہ ہے اور جس کا مقصد شیطان کو جکڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انسان خالص نیت کے ساتھ میرے پاس آتا ہے تو میں اپنے فضل سے اس کے لئے قبولیت دعا کے دروازے بھی کھولتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ وہ قلب سلیم لے کر حاضر ہو۔ خالصۃً عبادت خدا کے لئے کرے اور اپنی ساری استعدادوں کو بروئے کار لائے۔ اس ضمن میں حضور انور نے اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تشریح فرمائی۔

اس کے ساتھ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے رب کی تمام نعمتوں کا شکر بھی ادا کرے اور اس کی ربوبیت اور رحمانیت کی صفت سے پورا پورا فائدہ اٹھائے اور خدا تعالیٰ سے اپنے ہر معاملہ میں مدد چاہے۔

آدمی جب صبح کو اٹھتا ہے تو اسے خدا کی نعمتوں کا شکر گزار ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہیں۔ خدا کے حضور عاجزی و انکساری سے جھکتے ہوئے اس سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی بھی ترغیب دی ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہوں اور صبر و استقلال سے اس پر کاربند رہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ سے متعلق حوالہ بھی پڑھا اور قرآن کریم کی آیت وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ کی اس ضمن میں تشریح بھی فرمائی۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 19/ اکتوبر 2011ء میں انگریزی سیکشن میں صفحہ 21 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’9/11 کے موقعہ پر خون کے عطیہ جات دینے اور لوگوں کی جان بچا کر خدمت انسانیت‘‘ اس مضمون میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اس سکیم کے بارے میں تفصیل سے بتایا ہے کہ 11/ ستمبر کا واقعہ جس میں 3 ہزار سے زائد جانیں تلف ہوئیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اس موقعہ کی یاد میں خون کے عطیات دیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 20 تا 26/ اکتوبر 2011ء شکاگو ایڈیشن میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچو! اسلامی تعلیم‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے درج ذیل امور کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے لکھا کہ گزشتہ مضامین میں مَیں نے بتایا تھا کہ ظلم مت کرو اور قوم کا رخ کس طرف ہے۔ یہ مضامین انگلستان، امریکہ اور کینیڈا کے اخبارات میں شائع ہوئے تھے۔ جس پر بہت سے قارئین نے ہر ملک سے فون کر کے ان مضامین پر پسندیدگی کا اظہار کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ اس وقت معاشرہ میں اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ انہیں اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا جائے کیوں کہ اس وقت وطن عزیز میں ہر طرف فساد ہی فساد نظر آتا ہے جب قوم کو ان کی برائیوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو پھر اچھے کاموں کی طرف بھی توجہ دلائی جانی چاہیئے۔ تا کہ وہ اعلیٰ اخلاق اپنا سکیں اور تا معاشرے میں اصلاح کے دروازے کھل سکیں۔ میں ان سب بھائیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مضامین پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور میں امریکہ، انگلستان اور کینیڈا کے اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہ مضامین شائع کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی ہے کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔

آج کے مضمون کے لئے میں فساد اور بغاوت کا عنوان چنا ہے کیوں کہ اس وقت ہر دو بہت عام ہو چکے ہیں۔ ’’جمہوری‘‘ اور ’’جمہوریت‘‘ اور ’’آزادی‘‘ کی آڑ میں ہر وہ کام کرلیا جاتا ہے اور کیا جارہا ہے جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔ اسلام چونکہ امن و آشتی کا مذہب ہے اس لئے اسلام نے فساد اور بغاوت سے کلّی طور پر منع فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ (القصص:78) کہ زمین میں فساد نہ چاہو، فساد پھیلانا پسند نہ کرو یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

بعض لوگ تو فساد کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیتے ہیں بعض اپنی شعلہ بیانی سے فساد کرتے ہیں اور اس طرح ان کی زبان ہی فساد کی وجہ بن جاتی ہے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیئے۔ زبان پر کنٹرول کرنے سے انسان بہت سے فساد سے ویسے ہی بچ جاتا ہے۔ خاکسار نے اس ضمن میں ایک چینی کہاوت بھی لکھی ہے کہ برائی بھی منہ کے ذریعہ آتی ہے اور بیماری بھی منہ کے ذریعہ آتی ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ میں تم کو بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگ جو تم میں اچھے ہیں وہ جب کوئی ایسا منظر دیکھتے ہیں جو اچھا ہو تو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو شریر لوگوں سے آگاہ نہ کروں؟ شریر وہ لوگ ہیں جو چغلخوری کی غرض سے چلتے پھرتے ہیں۔ محبت کرنے والوں کے درمیان بگاڑ پیدا کرتے ہیں اور فرمانبردار لوگوں کے بارے میں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ گناہوں میں پڑ جائیں۔

اسلام اور قرآن تو آیا ہی اس لئے ہے کہ فساد دور کرے اور اگر مسلمان کہلا کر ’’فسادی‘‘ بن جائیں تو کتنے شرم کی بات ہے۔ لوگ ہم سے بار بار یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر اسلام واقعی امن کا مذہب ہے تو پھر مسلمان ممالک میں فساد ہی فساد کیوں ہے۔ مار کٹائی، قتل و غارت، بے ایمانی کیوں ہے؟ اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ جب قرآن کی تعلیم نے مسلمانوں پر تو اثر نہ کیا تو غیر مسلموں پر کیسے اثر انداز ہوگا؟

میں نے یہ بھی لکھا کہ مجھے تو بہت حیرانگی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے علماء جن کے پاس ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں ہیں۔ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کو قتل کرایا، فلاں کو مروا دیا، فلاں کو قتل کرنے کا حکم دیا، فلاں کو سنگسار کر دیا وغیرہ۔ یہ علماء کہلانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس رسالت کے حوالہ سے یہ سب غلط باتیں کرتے ہیں۔ گویا یہی ناموس رسالت ہے کہ ہر ایک کی گردن زنی کی جائے۔

خدا کے لئے علما کو اور دوسرے لوگوں کو اس بارے میں غور و فکر کرنا چاہیئے۔ خاکسار نے طائف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو واقعہ گزرا لکھ کر بتایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول نے کفار کے حق میں دعائیں کیں۔ حالانکہ وہ توہین رسالت کے مرتکب ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول کے آپ نے قتل کی اجازت نہ دی۔

اس قسم کے لوگ رسول سے محبت نہیں کر رہے بلکہ رسول کے نام پر فساد پھیلا رہے ہیں اور یہ بغاوت ہے جس کی نہ خدا کی کتاب اجازت دیتی ہے اور نہ رسول کا اسوۂ حسنہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ بار ہا تمہیں ہدایت کروں کہ تم ہر قسم کے فساد اور ہنگاموں کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔‘‘

فرمایا: ’’یاد رکھو! وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا جس میں انسانی

ہمدردی نہیں، خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جائے۔’’

خاکسار نے مزید لکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کی پیشگوئی فرمادی تھی کہ ایسا وقت بھی آنے والا ہے جب ملکی قوانین اور بادشاہ تمہارے حقوق تلف کریں گے اپنے حقوق تو تم سے مانگیں گے اور تمہارے حقوق ادا نہ کریں گے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ پھر ایسے وقت کے آنے پر کیا کیا جائے۔ آپؐ نے یہی جواب دیا تھا کہ تم اپنے حقوق ادا کرنا یعنی اطاعت کرتے رہنا۔ اگر وہ تمہارے حقوق ادا نہ کریں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کرنا اور دعا کرتے رہنا خدا تعالیٰ خود جب چاہے گا اس بات کا فیصلہ کردے گا۔ خدا کی عدالت میں دیر تو ہوسکتی ہے اندھیر نہیں۔ قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ بغاوت کا پھیلانا اور امن میں دخل اندازی کرنا قتل سے بڑھ کر ہے۔

آج وطن عزیز میں انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں ہے کہیں بسوں سے اتار کر کہیں کاروں کے اندر، کہیں مساجد پر حملہ کر کے، کہیں مندروں اور چرچوں کو نذر آتش کر کے اور کہیں ناموس رسالت کے نام پر، کہیں بازاروں میں، کہیں سکولوں میں بم گرا کر معصوموں کی جان لے لی جاتی ہے۔

پھر اسلامی حکومتوں میں بھی جو مسند پر بیٹھتا ہے ان کے اندر بھی خدا خوفی نہیں ہے تقویٰ کو بالکل خیر باد کہہ دیا ہوا ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ یہ سب باتیں دکھی دل سے لکھی گئی ہیں۔ قرآن و حدیث کی باتیں لکھ کر یہی باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ خدا کے لئے اپنے اخلاق بدلیں۔ خدا کے لئے نہ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور نہ دوسروں کی جانوں پر ظلم کریں۔ خدا کے لئے نہ فساد کریں۔ نہ بغاوت کریں۔ یہ اسلام کی تعلیم بالکل نہیں ہے اور ایسے لوگوں کو جو ایسے گھناؤنے کام کر رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی محبت ہے بلکہ محبت کے لبادہ میں اسلام اور آپؐ سے دشمنی ہے۔ خدا کے لئے اپنی آنکھیں کھولیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 21-27/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچو‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل اوپر گذر چکا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 21/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچو‘‘ خاکسار کی تصویر ساتھ شائع کیا ہے۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

ویسٹ سائیڈ سٹوری نیوز پیپر کی 27/ اکتوبر 2011ء کی اشاعت میں 4/1 کے صفحہ کا ہمارا تبلیغی اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ انگریزی میں شائع ہوا۔ سب سے اوپر ہیڈ لائن میں لکھا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی ہیں۔

پھر لکھا گیا ہے کہ جو شخص مسلمان ہونا چاہتا ہے اسے کلمہ ’’لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ‘‘ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ ترجمہ دیا گیا ہے۔ پھر توحید کے بارے میں ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں اور شرائط بیعت کا حصہ بیان کیا گیا ہے اور یہ لکھا گیا ہے کہ عمدہ اخلاق اپنانے ہیں نیز بدنظری، جھوٹ، خیانت اور قسم کی دوسری بداخلاقیوں سے بچنا ہوگا گویا شرائط بیعت کی پہلی اور دوسری شرط کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے اور نیچے جماعت احمدیہ لاس اینجلس کی مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبرز ہیں اور جماعت کا ماٹو، ’’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔‘‘

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 27/ اکتوبر 2011ء میں صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ خطبہ جمعہ کا نصف ثانی کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ جس میں حضور انور نے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کی تشریح حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر سے بیان فرمائی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’پھر اللہ تعالیٰ کے الفاظ اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش خرچ کریں اور اطاعت گزاروں کی طرح ہر وقت لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ کہتے ہوئے اس کے حضور کھڑے رہیں۔ گویا یہ بندے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم مجاہدات کرنے، تیرے احکامات کے بجالانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عُجب اور ریا میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم ہیں۔ پس تو ہمیں اپنے اطاعت گزار بندوں میں لکھ لے........ اور ہم تیری ذات کے سوا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور ہم تجھے واحد و یگانہ ماننے والوں میں سے ہیں........ یہ دُعا تمام بھائیوں کے لئے ہے نہ صرف دُعا کرنے والے کی اپنی ذات کے لئے اور اس میں اللہ نے مسلمانوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقّت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقّت میں ڈالتا ہے اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے بے چین اور مضطرب ہوتا ہے اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ کرے اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے۔‘‘ (کرامات الصادقین) حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اعجاز المسیح سے بھی اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کی تشریح کو بیان فرمایا۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 28/ اکتوبر 2011ء تا 3/ نومبر 2011ء میں صفحہ 16 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’عدم برداشت سے بھرا ہوا بے حس معاشرہ اور قوم‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا کہ ہم اس وقت ایسے دور سے گذر رہے ہیں جو قوموں کی زندگی کے لئے بہت خطرناک ہے۔ مسلمان تو دلیر قوم سمجھی جاتی ہے اور مسلمان نے کبھی بھی کسی دوسری قوم سے شکست نہیں کھائی۔ اگر مسلمان نے شکست کھائی ہے تو صرف اپنے ہی بھائی مسلمان سے شکست کھائی ہے۔ اندلس کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ بغداد کی تباہی اس پر ناطق ہے ہندوستان کی سلطنت مغلیہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے اور یہ ایسے المیے ہیں کہ اگر ہم بھلانا بھی چاہئیں تو نہیں بھلا سکتے۔ لیکن اس کے باوجود مسلمانوں نے ان واقعات سے عبرت نہیں پکڑی۔ کوئی سبق نہیں سیکھا۔ TV سنیں۔ تو رونا آتا ہے اور وہی احساس تکلیف کی صورت میں کاغذ پر لکھا جاتا ہے اور اس لئے میں ہمیشہ سب کو یہی کہتا ہوں کہ ’’ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ‘‘

ہمارے وطن عزیز کا معاشرہ بہت ہی بے حس اور عدم برداشت سے بھر گیا ہے۔ آپ نے TV، اخبارات پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہوجائے گا مثلاً ایک ڈاکو پکڑا گیا۔ پکڑنے والے نے پولیس کو دینے کی زحمت گوارا نہیں کی بلکہ خود ہی منصف بن کر اس کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔ جب پوچھا گیا کہ تم نے اسے پولیس کے حوالے کیوں نہ کیا۔ اس کا جواب تھا کہ پولیس والے نے تو اس سے کچھ لے دے کر چھوڑ دینا تھا۔ گویا قانون نافذ کرنے والوں کے بارے میں یہ بداعتمادی کی فضا ہے۔

پھر خاکسار نے ایک اور خبر لکھی کہ لیڈی ہیلتھ ورکرز اور ہیلتھ سپر وائزر خواتین نے چند دن تک تنخواہوں کے نہ ملنے پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ قوم کی بیٹیاں سڑکوں پر نکل آئیں کس کے خلاف، حکومت کے خلاف، کیونکہ انہیں تنخواہیں نہیں دی گئیں تھیں۔ پھر ٹرینوں کی آمد و رفت میں 12-12 گھنٹے تک تاخیر، مسافروں نے ریلوے سٹیشن کے ماسٹر کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ فرنیچر توڑ دیا، شدید احتجاج ہوا۔ پھر ایک اور خبر کہ ملتان میں ڈاکٹر کی مبینہ غلطی اور غفلت سے نومولود نے جان ہار دی۔ کسی نرس اور ڈاکٹر نے بروقت علاج نہیں کیا۔

ایک خبر تعلیمی ادارے سے متعلق بھی لکھ دیتا ہوں کہ۔ ’’انٹر کے نتائج میں غلطیاں‘‘ طلباء نے ہر شہر میں مظاہرے کئے۔ انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی، توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ، یہ تو عام سی بات ہو کر رہ گئی ہے۔ کالجوں اور سکولوں کی عمارات کو نقصان، ادھر قوم کی بیٹیاں بھی احتجاج میں شامل ہوگئیں۔ اس سے ٹریفک جام، شہریوں کی تکلیف میں اضافہ ہوگیا۔ مظاہرے، جلوس اور ریلیاں حکومت کے خلاف۔ محکمہ تعلیم کے خلاف، ایک نوجوان شہزاد نے تو خودکشی کر لی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

TV پر ایک تجزیہ نگار کے ساتھ میزبان نے سوال کیا کہ جب ہم تبدیلی کا کہتے ہیں تو یہ تبدیلی کون لائے گا۔ کیا یہی لوگ اور یہی چہرے دوبارہ نہ آئیں گے۔ کیا آسمان سے کوئی اترے گا؟ یہ سوال بہت معقول تھے۔ چہرے بدلنے سے انقلاب نہیں آسکتا اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کیا کوئی آسمان سے آئے اس کا جواب پاکستان کے آئین کے مطابق نفی میں ہے۔ کیوں کہ 1974ء میں قومی اسمبلی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کوئی ریفارمر اس امت مرحومہ کے لئے نہیں آسکتا۔

جب کہ مسلمانوں کا عقیدہ بھی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ابھی آنا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے سورہ ابراہیم کی آیات 20 تا 24 کا ترجمہ لکھا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تکبر کرنے والوں کے بارے میں ناراضگی کا اظہار اور شیطان کے پیچھے چلنے والوں کا بد انجام کا ذکر ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے احسن انجام کے بارے میں ذکر ہے اور پھر تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سے ایک اقتباس درج کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’قوموں کی تباہی کے متعلق یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے...... عذاب سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو جرم کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں ہم ذمہ دار ہیں۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد سوم سورۃ ابراہیم صفحہ 460-462)

یہی کچھ حالات وطن عزیز کے ہیں جرم کی ترغیب دی جارہی ہے۔ مجرم کے ہاتھ مضبوط کئے جارہے ہیں۔ جیسا کہ ناموس رسالت کے نام پر سلمان تاثیر کا قتل ہوا۔ اگرچہ قاتل کو سزا ہوئی مگر قاتل کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے عوام الناس اس کی تائید میں کھڑی ہوئی، وکلاء، علماء سب قاتل کی طرف داری کر رہے تھے۔ نہ تو یہ انصاف ہے اور نہ ہی ناموس رسالت سے محبت، جن جرائم کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ سب مسلمان ہی تو کر رہے ہیں۔ سب کچھ ناموس رسالت کی خاطر ہی کیا جارہا ہے۔ جج صاحبان بھی انصاف سے کام نہیں لیتے اگر سزا سنا بھی دی تو پھر عوام جج کو دھمکیاں دیتی ہے۔ جس سے جج مرعوب ہو کر ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

خدارا! اپنی بے حسی کو دور کریں۔ شعور پیدا کریں اور جہالت کا خاتمہ کریں۔ اسی لئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور اب آخری زمانے میں اس کام کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے آنا تھا۔ انہوں نے ہی انقلاب لانا تھا لیکن خون خرابہ کر کے نہیں بلکہ امن، محبت، ہمدردی اور پیار کے ذریعہ۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

این اے بدر

برکینافاسو کے احمدی شہداء کے نام

برکینا فاسو کے ریجن ’’ڈوری‘‘ کانام تواکثراحمدیوں نے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے جلسہ ہائے سالانہ کی تقریروں کے دوران سن رکھاتھا لیکن کچھ عرصہ پہلے جب وہاں کے مربی مکرم ناصراحمدسدھو پاکستان تشریف لائے توان سے ملاقات کے دوران پتہ چلاکہ ان کے ساتھ سینیگال کے ایک مقامی معلم صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ جب ان سے ملاقات ہوئی تو ان کے جذبہ ایمان وشوق تبلیغ سے متاثر ہوکرخاکسار نے ان کواپنے گھردعوت دی اورمغرب کی نمازپران کے ساتھ ایک یادگارسٹنگ بھی ہوئی جس میں’’ڈوری‘‘ ریجن کے مخلص احمدیوں کاتذکرہ بھی چلتارہا جو مکرم ناصراحمدسدھو کے ذریعہ احمدیت کی آغوش میں آئے۔آج مہدی آباد کے نو احمدی سپوتوں نے اللہ کی راہ میں اپنی عظیم شہادت سے ان کی یاد تازہ کردی ہے۔

خاکساراس عظیم سانحہ کے موقع پرجماعت احمدیہ برکینافاسوکے ان عظیم شہداء کی قربانیوں پرجہاں گہرے غم زدہ اور دکھی دل کے ساتھ تعزیت کرناچاہتاہے وہاں ان کی ایمانی جرأت وبہادری پرانہیں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہے کہ انہوں نے موت کوسامنے دیکھ کراپنے قوی ایمان کامظاہرہ کیا اوراتنے بڑے ابتلا کے میدان میں ثابت قدمی دکھائی اوردورآخرین میں پیدا ہو کر دوراوّلین کے بزرگوں کانمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے لواحقین کو صبرجمیل کی توفیق دے اورساری دنیاکے احمدیوں کوثبات قدم عطافرمائے۔آمین

اے برکینافاسوکے احمدی شہیدو! تم نے یقیناً حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ کےنقش قدم پر چلتے ہوئے راہ مولامیں اپنی جانوں کانذرانہ پیش کرکے اس دورکے لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی عملی تصویرپیش کی ہے۔

اے وفاکے پُتلو! تم نے اپنے خون اس راہ میں بہاکر ہمارے لئے بھی وفااوراستقامت کی راہیں متعین کردی ہیں۔

اے روشنی کے مینارو! آج تم نےاپنے لہوسے ایک تاریخ رقم کرکے پیچھے رہ جانے والوں کے لئے راستوں کوروشن کردیاہے۔

اےشہیدان احمدیت!تم نےآنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دین کودنیاکی زندگی پرترجیح دے کراپنے عہدوں کوخوب نبھایاہے۔

اوراے راہ حق کےشہیدو! تم پرسلام۔یقیناً تم انہی کے پاسبان ہوجن کاذکرقرون اولیٰ کے واقعات میں ملتاہے جو اللہ کی راہ میں امرہوکر ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگئے۔

خوں شہیدانِ اُمت کااے کم نظر! رائیگاں کب گیاتھا کہ اَب جائے گا
ہرشہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی

فقہی کارنر

داڑھی کیسی ہو؟

حضرت صاحبزادہ مرزابشیراحمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفراحمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص محمد سعید صاحب عرب تھے، اور وہ داڑھی منڈایا کرتے تھے۔ جب وہ قادیان میں زیادہ عرصہ رہے تو لوگوں نے انہیں داڑھی رکھنے کے لئے مجبور کیا۔ آخرانہوں نے داڑھی رکھ لی۔ ایک دفعہ میرے سامنے عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ حضور! میری داڑھی دیکھیں ٹھیک ہے؟ فرمایا اچھی ہے اور پہلے کیسی تھی؟ گویا آپ کو یہ خیال ہی نہ تھا کہ پہلے یہ داڑھی منڈوایا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 82)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظہر کے وقت ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید سے فرمایا کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

’’توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 502)

ایک سبق آموز بات

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈیلس امریکہ میں مکرم شمیم احمد کو ملاقات کے دوران نصیحت فرمائی کہ شادی میں صبر انتہائی ضروری ہے۔ اپنی بیوی کے ساتھ تین چیزیں کرنی ضروری ہیں۔ اپنی آنکھیں بند کرو، اپنے کان بند کرو اور اپنا منہ بند رکھو۔ یہ ایک کامیاب شادی کا راز ہے۔

(رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر مؤرخہ 4/ اکتوبر 2022ء قسط 9 صفحہ 1)
مرسلہ: قاسم محمود۔ اسکاٹ لینڈ

طلوع وغروب آفتاب

یکم فروری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:40	18:10
مدینہ منورہ	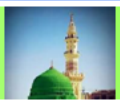	05:43	18:07
قادیان		05:59	18:02
ربوہ		05:38	17:42
اسلام آباد ٹلفورڈ	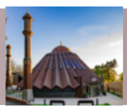	06:11	16:53